

حزیر الامرت

هَذَا الْبَيَانُ لِلنَّاسِ فِي عِظَمِ الْفِتْنَةِ

بہر کہ بیند نام از ابتدا تا انتہا ۶ من بدل اور اعلام او بود خواجہ



کتابت شد ۶ رسالہ خلت ۶ عربیہ کثرت ۶ وصایا ختم ۶ خوشبو ۶
۱۳۲۶ ۱۳۲۶ ۱۳۲۶ ۱۳۲۶ ۱۳۲۶ ۱۳۲۶

CHECKED



CHECKED 1995

مصنف عزیز جهان و بیدار کن قلب غافلان حسنیان فرزندانِ حشر

مولف دیشان محمد عبد الرحمن و برادر ایشان

کتابت شد ۶ رسالہ خلت ۶ عربیہ کثرت ۶ وصایا ختم ۶ خوشبو ۶

فہرست کتاب الاجاب موسوم باسمہ تاریخی غریب الآخرۃ

صفحہ	خلاصہ مضمون	صفحہ	خلاصہ مضمون
۱	تاریخین کتاب مذکور الصدر و نام مصنف	۹	کو سربراہی کے لئے متعین کر دینا
۲	حمد و نعت		مصنف کا بعد از شریف حاضر ہو کر حضرت پیر
۳	حال والد مصنف		سید عبد الرحمن صاحب افتدی جیلانی مدظلہ
۴	آپ سخی و ملک التجار تھے		سجادہ نشین سلطان الاولیاء کی قدیم بیوی حاصل کرنا
۵	جد بزرگوار مصنف امیر البحر تھے		حضرت سجادہ صاحب موصوف کے
۶	ایکویں بار روپوشی میں دیکر بار الگویری میں شریک		احسانات و کمالات کا ذکر
۷	ہوئی کے لئے کہا گیا لیکن یہ سبب تقویٰ الکار کیا	۱۰	حضرت سجادہ صاحب مدوح کا د عظامین
۸	اشعار نصیحت آمیز		تشریف فرما ہو کر پیر و مرشد کو عزت بخشنا
۹	حال مصنف بعد انتقال والد ماجد		حضرت سجادہ صاحب کے صرف
۱۰	مصنف کا حیدر آباد میں اگر ملازمت اختیار		دو صاحبزادگان کا ذکر
۱۱	کرنا اور دست کاری قطعہ لندن کی نمائش کا		حضرت پیر سید ابراہیم صاحب افتدی جیلانی مدظلہ
۱۲	میں بھوانے سے میڈل و شرفیٹ کا ملنا		فرزند حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس
۱۳	مصنف کا ہتھی ٹیپہ پر اور رکیت مجلس		کے احسانات و کمالات کا ذکر
۱۴	مدد گاری معتمدی حجاز ریلوے پر مقرر ہونا		حضرت موصوف کا مصنف کی دعوت خام کرنا
۱۵	سلطان روم کے پاس سے تحفہ و سیانہ ملنا		اور ایک جوڑی کھڑکوں کی نایاب عطا فرمانا
۱۶	مصنف کا سفر عراق میں جانا اور والی ابوہریرہ کا تعظیم	۱۲	مصنف کا سفر کربلا وغیرہ میں آرام سے گزرنے
۱۷	مکہ میں سے ملنا یہاں تک کہ سعید افتدی کو قوال		ذکر ملاقات مدارالمہام بطور خاص

۱۳	وہی ملاقات باعث رنج افسر بلا دست ہوئی بلا دست نے مصنف کو بورڈ میں جانیکے لئے بھیج دیا اور وہاں سے بعد امتحان طبی جواب ملا کہ اُن کے قومی صحیح و صحت درست ہے اور ملازمت سرکاری کی قابلیت موجود ہے	۲۲	حق کی تنظیم خلق پر شفقت کرنا حاکم مجاہدی کے موافق ہی اگر حاکم حقیقی کو سمجھا جائے تو بہت سے کام درست ہو جائیں حاکم حقیقی کی ہر بانی اور ہماری نافرمانی کیسا ہی گنہگار ہو خدا سے نا امید نہ ہو
۱۴	مصنف کی صداقت مدظلہ محکمہ سرکاری میں باوجود متنظر ہو نیکی پھر بھی بلا دست کا وہی برجھی و سخنی کرنا آخر نصف ماہ وار کا وظیفہ مجبوراً لیکھ کر آرام سے گذارنا	۲۳	خدا سے مایوسی ہی سب میں براگناہ ہے خدا تعالیٰ کے صفات کاملہ کا بیان اگر خدا کے صفات سے تعریف ہونا منظور ہے تو صوفیہ کے اشتغال کے پابند رہنا
۱۵	دعا سے مصنف رئیس ریاست کیلئے فرزندوں کو نصیحت خیریت دنیا و آخرت ہر شخص چاہتا ہے لیکن عمل ضرور ہے	۲۴	ہوش دردم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یا دکرد نجا داشت
۱۶	جیسی کسنی ویسی بھرنی ایمان و طاعت خدا تعالیٰ نعمتوں کا شکر ادا کرنا شکر باعث فرید نعمت ہے	۲۵	جنگل کا خشک ہو کر پھر سبز ہو جانا قیامت میں مردوں کے اٹھ کھڑے ہونیکے لئے عمدہ دلیل ہے حضرت علی مرتضیٰ کا منکر قیامت سے منازہ اگر قیامت نہ ہو تو عاصی غیر عاصی برابر ہو در نہ عاصی منکر کا جو حال ہو گا ظاہر ہے
۱۷	سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت کرنا خدا سے جو ڈرے اُس سے خوف کرتے ہیں چار امور کی تاکید ہر دم کو آخری دم بھجھ کر خلوص سے یاد الہی کرنا	۲۶	معراج جہمی کو اپنی نگاہ سے تمثیل

۲۹	ع تقدیر سے تدبیر کی کچھ بھی نہیں چلتی	۴۳	استحارہ کرنا سائل کو رد کرنا
۳۰	سلف صالحین کے اعتقاد پر رہنا مذہب میں	۴۴	عفو و حلم و مدارا و عاجزی اختیار کرنا
	بقصص جھگڑا کرنا	۴۵	قرض نہ لینا آج تک مصنف کو قرض لینے کا اتفاق نہیں ہوا
۳۳	حضرت شبلی کی ایک عمدہ نصیحت		موافقہ تیار کر کے اسمیں ایک مد پس انداز
۳۴	فضول گو نہ بننا دوستی نہ ایک کہنا		کار کہنے سے قرض کی ضرورت نہیں ہوتی
۳۵	تکلیفات میں مستقل رکھ کر صبر و شکر بجالانا	۴۶	کلام میں اپنے خطاب موقع کا خیال رکھنا
۳۶	حق العباد سے بچنا اور عزت سے چار بیس		مہمان سے خوش ہونا۔ اور مصنف کا دشمن
	بیدا کرنا موافق شرع حاکم کی اطاعت کرنا		سے اٹھکر مہمان سے ملاقات کرنا
۳۷	فصل خصوصیات و مشیہ و کالت سے بچنا	۴۷	عمدہ اشعار
۳۸	دین کو دنیا کیلئے فروخت نہ کرنا		انگریزی یا قانونی تعلیم دینی ہے
	عدالت میں نہ جانا مگر سچی گواہی کیلئے	۴۸	عربی علم دینی ہے دینی علم تھوڑا جو لیٹ
۳۹	جھوٹ نہ بولنا مردم آزاری نہ کرنا		شرع نہ ہو سیکھو اور جتنی کوشش ہو سکے دینی علم
	فرائن کو وقت پر ادا کرنا		میں کہو کیونکہ دنیا پائیدار و آخرت ابدی ہے
۴۰	اسراف و تجمل سے بچنا سخاوت کرنا	۴۹	اشعار آبادار
۴۱	مصنف کی وصیت پلنے لڑکوں کو کہ اپنی ان		عارضی سکونت کے لئے پختہ و بلند
	کی تعظیم اور بھنوں پر شفقت کریں سب ملکر		مکان کی ضرورت نہیں
۴۲	اتفاق سے رہیں مکان مسکونہ برباد نہ کریں	۵۰	ایک اسرائیلی کی حکایت
	تجہیز و تکفین کا موافق شرع شریف کرنا	۵۱	وقت کی قدر کرنا ہر کام میں شورہ لینا
	میرے دوستوں کی تعظیم کرنا اپنے دوستوں		راز کو ظاہر نہ کرنا
	کی حقارت نہ کرنا	۵۲	پچھے کام خدا کیلئے کرنا ورنہ آدمیوں کے
۴۳	بقدر امکان کسی سے التجا نہ کرنا		

خیال سے ہی سہی آفرین یہ ریا کاری	۶۰	نماز تہجد کے فضائل
خلوص سے بدل جائیگی	۶۱	حضرت جنید بغدادی کی حکایت
شرمناک رسومات جلسے وغیرہ سے احتراز کرنا	۶۱	حضرت لقمان کی نصیحت کہ مرغ کے ہونٹیاں ہونے
فاسق کی نہ تعریف کرنا نہ اسکا ہدیہ لینا	۶۲	سے پہلے آدمی کو بیدار ہونا چاہئے
کسی کام کے پورا ہونے پر دو رکعت	۶۲	ہر شب میں بعد نصف شب طلع آفتاب
شکریہ ادا کرنا	۶۳	تجلی الہی ہوتی ہے
اپنے کام خود ہی انجام دینا	۶۳	نداء منادی دل رات اور آدھی رات میں
فقیرانہ زندگی کرنا آبرو پر سے مال کو توڑنا	۶۴	رباعی فضیلت شب بیداری
استغفار تو ہر وقت کرنا خصوصاً بار و آفتاب کے	۶۴	عالم بے عمل مثل سپاہی مسلح ہے جو وقت
اہل بلدنا موافق ہوں تو سفر کرنا	۶۵	ہیتا رسے کام نہیں لیتا یا مثل طلبیج
بعضے کبیرہ گناہوں کا ذکر	۶۵	بوقت مرض و داہنیں بیتا
پانچ حواس میں سے لامسہ ہی اکیلا یقینی ہے	۶۵	بینا د اسلام پانچ شے پیٹے
کہ اپنے ساتھ دوسرے شخص کو بھی گرفتار گناہ کر لی ہے	۶۶	بندے کو بندگی کرنی چاہئے گو بے حرمت
اصرارِ صغیرہ کبیرہ گناہ ہے	۶۶	کوئی بہشت میں نہ جائیگا
مصنف نے مفاتیح الامجاز شرح گلشن را	۶۷	حکایت اسرائیلی کہ جو خود کو دوزخ کا متقی
کا ترجمہ شروع کیا ہے	۶۷	جلننے کے بعد بھی عبادت کرتا رہا
نصیحت کرنا سہل ہے اُس پر عمل مشکل ہے	۶۸	رباعیات لا جواب
علم سے عمل مقصود ہے ورنہ عالم بے عمل	۶۹	کار آمد نصیحتیں رباعیات
کو سخت عذاب ہو گا	۷۰	نافع نصح نشر و نظم میں
احادیث نبویؐ میں ہر طرح کے نصح	۷۱	رباعی قدرِ عمر میں اور معنی کلامت کا بیان
احادیث سے بعضے نصیحتیں	۷۲	نبیؐ کی سے تقارب و مزاج باعث ثواب ہے

۷۳	مسکو بغیر مجاہدہ کے پورا نہیں ہوتا	۸۴	بتدگی تین چیزوں کا نام ہے
۷۴	ربا عیات پر اثر	۸۵	حقیقت توکل و حقیقت اخلاق
۷۵	ترغیب عقائد صحیح و اجتناب از قبائح	۸۶	حکایت شیر خدا کہ جب کافر نے آپ کے
۷۶	و ادانی حقوق و تعلیم علم شریعت		منہ پر تھوک دیا تو آپ قتل سے باز آ گئے
۷۷	ربا عیات سراپا ہدایات		مولانا روم فرماتے ہیں
۷۸	خالق سے دوستی کرنی چاہئے مخلوق		گفت من تیغ از پئے حق میزنم
۷۹	کی دوستی نافع نہیں		بندہ حقم نہ مامورِ تخم
۸۰	ربا عیات نصیحت آمیز		چون تو خیواند اختی بر رد من
۸۱	علم مال و جاہ کیلئے نہ سیکھنا بلکہ		نفس جنبد و تبه شد خوس من
۸۲	خدا کے واسطے سیکھنا		نیم بہر حق شد و نیمے ہوا
۸۳	حکایت حسن بصری کہ پانی پیتے وقت		شرکت اندر کار حق نبود روا
۸۴	دو زخیوں کا پانی طلب کرنا یا دانا	۸۷	کسی سے مجاہدہ و بحث نہ کرنا
۸۵	ربا عیات نایاب و پرورد	۸۸	نہ میت حسد و حاسد
۸۶	مردہ سے سوالات	۸۹	حماقت علاج پذیر نہیں
۸۷	جو حظوظ نفسانی سے بے تعلق رہا بعد	۹۰	جو جہل مرکب میں گرفتار ہے اسکا حوا
۸۸	موت آرام میں ہوا اور با تعلق تکلیف میں	۹۱	نہذا در فہم غیر حاسد کا جواب دو
۸۹	حکایت حاتم احم کہ تینتیس سال میں	۹۲	قبل عمل و عطا نصیحت نہ کرنی چاہئے
۹۰	اسٹھ فایزے حاصل کئے		حکایت ایک جوان ہنسنا بعد نصیحت
۹۱	فرانضیر		پھر نہ خندان ہوا
۹۲	حال مدعیان تصوف و شیخی	۹۳	اشعارِ گہر بار
۹۳	تصوف دو چیزوں کا نام ہے		سب علوم سے پہلے دل کی صفائی چاہئے

۹۵	شغلِ پارسِ نفاس کی تاکید	۱۰۳	کلمہ معظمہ میں اجابت دعا کے مقامات
۹۶	رباعیات عمدہ و نفیس	=	ایک رباعی جس کا ترجمہ یہ ہے
۹۷	ترسیّتِ مرشد اُس ڈکوری کے		کہ جب میں مکہ سے مدینہ کو چلا
	مثل ہے جو کٹرے کو اپنا ہم رنگ		اور کعبہ سے وداع و رخصت
	بثانی ہے		ہونے کو آیا تو رکنِ مقامِ ابراہیم
=	رباعیات پرورد و با اثر		و حطیم و زمزم ہر ایک جوشِ محبت
۹۸	معیتِ الہی کی مثال بلا تشبیہ جیسے		سے پکارا وٹھا کہ کاش ہم بھی
	لکڑی اور شعلہ یا دایرہ اور شعلہ		تمھارے ساتھ ہوتے اور
=	اشعارِ برجستہ		مدینہ کو چلتے
۹۹	عالمِ اعراض ایک فات سے قائم ہے	=	راہِ مدینہ کی تکلیف کو عینِ راحت سمجھنا
۱۰۰	خندلِ صوفیانہ	۱۰۴	آدابِ دخولِ مدینہ منورہ
۱۰۱	غزلِ شمس تبریز دامیرِ خسرو	=	سلامِ منظوم بہ حضرت آقدس
=	حج کرنا اور زیارتِ مصطفوی کو		جو اپنے قبرِ مبارک میں زندہ ہیں
	بھی ضرور جاننا ع کعبہ تو دیکھ چکے		ہر ایک کے سلام کا جواب عطا
	کعبہ کا کعبہ دیکھو		فرماتے ہیں
۱۰۲	معنی لولاکِ لاصدیتِ صبح میں آئے ہیں	۱۰۵	قصیدہ مولانا جامی
=	احادیثِ زیارتِ مصطفوی	۱۰۶	آدابِ زیارتِ صحابہ اہل بیت

۱۰۶	ترغیبِ یارت بیت المقدس اقامت	۱۳۵	نصائح ثنائی
	مدینہ طیبہ زادہم اللہ بشفاعتہ تعظیماً	۱۳۷	نصائح تساعی
۱۰۷	ایگزیز درود شریف میں ایک نکتہ جو	۱۳۸	نصائح عشائری
	مصنف کے خیال میں آیا	۱۴۱	اے نور العینین ہماری روح کو
۱۰۸	فضائل درود شریف	=	فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے
۱۰۹	بغیر درود عاقبول نہیں	۱۴۲	جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
=	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۳	نقل بجلول دانا
	ابوالارواح بن	=	ہاے ری دنیا سچ ہے کہ
۱۱۰	مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار ہے	۱۴۵	محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں کہ
۱۱۱	صلعم یا م سجا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷	دعا پر ختم نامہ
	لکھنا نازیبا ہے	۱۴۹	خاتمہ نسخہ
=	نصائح ثنائی	۱۵۱	نامہ محب صادق
۱۱۴	نصائح ثلاثی	۱۵۳	تاکید طبع و تشہیر با جازت پیر و مرشد
۱۱۹	نصائح رباعی	۱۵۴	تقریظ سرایا تنویر مرشد کامل
۱۲۲	نصائح خماسی	۱۵۶	تقریظ عالم با عمل
۱۲۹	نصائح سداسی	=	قطعہ تاریخ
۱۳۳	نصائح سبعی	۱۵۷	تقریظ منظوم دوست صمیم

	۵	
<p>دُہل جاؤں نقشِ کثرت وہ رنگ رنگ رنگ و مانگی ہو کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ و آیا ہوں در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ و مرشد صیغہ جاؤں کچھ رنگ رنگ و</p>		<p>اے مرشد طریقت خوش رنگ رنگ رنگ و واعظ کو ہی بہانہ حور و ن سے دل لگانا دل میں سرور ہے آنکھوں میں نور آئے یا تو شراب دید ورنہ جواب دید سے</p>

رباعی نعتیہ

<p>در منظرِ خویش بے قصوری بخدا تو غشی انشاے ظہوری بخدا</p>		<p>اے منظرِ حق آئی نوری بخدا این جہلہ مظاہر از تو بگرفتہ ظہور</p>
---	--	--

	۵	
<p>خاموشم و گویا نام چون خط بکتاب اندر او در من من در و چون بوجہ بکتاب اندر کہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر این شعبہ حیرانم تشنہ است آب اندر این طرفہ تماشا بین دریا بجباب اندر</p>		<p>بیکارم و با کارم چون مدح بکتاب اندر لے زاہد ظاہرین از قرب چہ می پرسی من صورت مجنونم واللہ درین منزل دریا رود از چشم لب تر نشود ہرگز در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد</p>

تمت تمام شد کار من نظام شد

هَذَا بَيَانُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

بهر که میبند نامه ام از ابتدا تا انتها؛ من ببل اورا غلامم ابوودن خواجهم را
الحمد لله والمتة که نسخه +



انصنيف شريف - و تاليف لطيف - جناب ائمه افاضه معارف مستگاه - عارف بانچه و با تير حضرت مولوي محمد عبد الرحمن صاحب التاجي
 و تاليف بانچه و دارالطبع كمال سابق مدگار محمد كوسل حجاز ريكو سلطاني حسن خي و امانت نبي نصحي بكيان نيز زندان حضرت مصنف
 محمد عبد الرحمن منشي دارالانشاء و دفتر كورگيري سرکار عالی و احمد علي الله کار آمد محکمہ مقتدی سرکار عالی صیغہ عدالت کو توالی اموعا

قَاسِمُ پَرِیسِ حیدر آباد دکن مین طبع ہوئی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زرافِ حمد و نعتِ اولیٰ است بر خاکِ ادبِ خفتن
بجو دے می توان کردن درو دے می توان گفتن

استدکما الله تعالى في الدارين ياها الولدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ المنان - واحمد عبد الله سلمه الله تعالى -

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے - معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم -

خوش حال - فارغ البال نہایت سربراوردہ قبیلہ پرور - مرقد الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گزاری۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
 مدبرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لاکھوں اور خیراتی
 کاموں میں سید رنج روپیہ خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایاں و آشکار ہے
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں آپ کی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
 و معروف نمونہ اب تک پکا موجود ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات و تبرعات
 میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیکے۔ ملک التجار تھے۔ آپ کی
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم۔ کوٹریال۔ ارکاٹ۔ تریچنپلی۔ کڑپا۔
 کرنول وغیرہ میں جا بجا آپ کی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر۔ محمد نگر۔ علی آباد۔
 بی بی نگر۔ کریم پیٹھ وغیرہ متعدد و منقطعہ جات۔ و باغات۔ و مکان عالی شان
 گھر میں گھوڑے۔ ہاتھی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ کمرِ مقدمات
 عدالت سرکاری میں جاتے ہوئے۔ اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ وسہمد و قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
 آپ کو قبولِ ملازمت پختہ بندی پر اصرار بٹھا کر کیا لیکن آپ نے اس کو اپنی
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماع
 خوش حالی باطن ہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
 کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہ جائزہ خدمت لیتا۔
 مثل میر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپ کی بھی سرکار
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اس لئے کہ راجہ والی ریاست کو اس کے
 باپ نے تمھارے پردادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ
 متبنی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو یثو سلطانِ حکومت
 میں امیر البحر کوڑیاں ملک ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطانِ شہید
 مخصوص تعلقات تھے۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد
تسلط کے سرحد انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزاء سلطانی ایک ہزار روپیہ
نسل بعد نسل آپ کے نام جاری کر کے شریک دربار انگریزی کریں۔ مگر آپ نے
قطعاً انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہی ہے۔

اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تواریخ میں موجود ہے۔ ع

دگرانی ذکر شاہی خوب نیست، اِنَّا اَکْرَمُکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَا کُمْ ۝

ہے یہ نہانا کہ جب گلشن میں جو فصل خزاں ہے بے محل ہی جو ہیراوان عہد گل کی داستان

گو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایا سلم ہذا دل سے چھوڑی گی مٹا کر گوشہ و رزمنا

ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی پڑ بھول جارات کا سب صبح ہوتے ہی سنا

نرم کو برہم ہو مدت نہیں گذری بہت پڑ اٹھ رہا ہر گل سے شمع نرم کے ابتک دھوا

بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردش زمانے نے کشان کشان

راقم آٹم کو بلدہ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔

دو چیر آدمی راکشہ زور زور پڑکیلی آب و دانہ دیگر خاک گور
اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق و اٹل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا
آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج
ترقی پانگیا۔ بعض عہدہ داران طویل المناصب کے اصرار پر بے شمار پر
نمائش گاہ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت
اطلس پر چھری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و خست
میں تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے سمجھوایا۔ وہ دیا نہایت
پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت
میں سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹیفکیٹ بواسطہ صاحبِ زید
و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ نشان مورخہ ۱۲۱۸ ہ ۲ امر دوا ۲۹۹

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتہ کی۔ اور شفیٹ
 پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
 رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
 خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آئے نہیں جس گھر میں مورت ہو تو صد حسرت ہے
 کہ خود ہم قصر دل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں
 سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۳۹۹ء
 فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹیپ کی ترقی منظور فرمائی
 چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس و دگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
 سلطان الاسلام و المسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا
 ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۃ اعانۃ حجاز حمید یہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ ہجری
 میں سفر عراق و پیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی پادشاہ نے جنھوں نے
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم
 خم و دستِ ادب ہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
 تعظیم و تکریم و بیجا خلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہم فقیر
 سے فخر تھا۔ بعد رہم کابی پیر جوان سیدالسادات ولی عہد
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
 جبکہ اُس نے باز دید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت بے ترسائی
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبدالرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدر آباد میں اور بھی ہیں
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوں۔ حیدرآباد عالموں کا معدن ہے وغیرہ کافی تشریف
 میں جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
 منبر سے پیر و مرشد اور ترنجائین۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو دالی بغداد میں
 مقرر پاتا ہے۔ آپکا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی۔ و مولانا سید محمد علی
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
 آپ ہر دو اَلْوَلَدِ مَسْرُورِ لَابِیْدِ کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و قہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل اولادنا
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ خلیقِ مجسمِ رحمِ دل نہایت متین سیرِ شمیم ہیں
 علومِ عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو میں بھی دستِ گاہِ کافی
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
 خدام و دعوتین کیں۔ قطعِ نظر اسکے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پر مختلف
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
 بکثرت دستِ خوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرِ زکثیر
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطانِ اسلام بول کی والدہ
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطورِ نذرِ گزاری تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرہ
 بشمارِ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقینِ پیر و ستگیرِ در ماندگان کے اولاد کے
 عطیہ کو تبرکاً بہ مناسبت تمام آتے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معلیٰ تک
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر جبر و قہر یہ ترک کی لفظ ہے۔ بمعنی کمشنر کر ڈر گیری۔
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر اور جو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا۔ مثل خاتم
 سلیمان کی اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا۔ اسمیں شک نہیں کہ ترکوں کو
 سلطان سے خاص محبت و وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہیں۔ شکر خالق المنان
 از پیر تا جوان پردیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چیز کہ
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کھین
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مغرور دوست با خدا کرم فرما۔ مدار المہام ^{حال} صبا
 حیدر آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ باطبع
 انسان جریح جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاع کے
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ بوقتِ
 رخصت فقیر کو دوبارہ آنکے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی
 جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہ اخیر طاقات
 ہے وغیرہ ذلک مع گردن بے طمع بلند بود۔

این سعادت بزورِ بارونست و تانہ بخشہ خداے بخشندہ
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہ طاقات
 افسر بالا دست کو جبکی ماتحتی میں فقیر کا رگزار تھا ناگوار گذری۔
 درپے بے سخکنی ہوئے۔ خلاف قاعدہ فیناس و حکم کیا بنٹ کونسل۔
 و معتمدی عدالت کو تو والی و امور عامہ۔ فقیر پور ڈین جانے کے لئے
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا مع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے قویٰ اچھے ہیں۔ نوکری کما

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
 باز ڈالا جائے وغیرہ۔ اس پر سکوت نکر کے اپنے ہم رنگ کو جانیکے لئے
 استقدر ناقابل برداشت سختیاں کیں۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ
 الامکان **۵** آنکھ شیران کاندروبہ مزاج ڈا احتیاج است احتیاج است
 جبکہ بے لطفی روز افزون ہوئی تھی ع حق خدمت جو تبھی اسکی خدمت ہے
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہ تحمل
 مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا و فشار
 اگر ان باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صد ہا کی خوشامد و نہار ہا افکار است
 سے نجات ملی۔ **الْخَيْرُ فِيمَا وَقَعَ**۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشا
 احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک دوسرے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک دوسرے
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ**
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد و مسکون
 تقویٰ عطا کرے جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش قسمت
 خوش کردی تو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ
 ختم ہو گیا۔ آخر ہے عمر و دستوار دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،
 جھلکنے کی دیر ہے و بقول شخصہ ہم کو دوسری منزل درپیش ہے۔
 تمہیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے و
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اوٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے و
اب بَعُورًا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا أَمَلًا
 یہ التجاہ ہے کہ خداوند عالم تم کو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تمہارے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالیٰ
 طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہاں کی یکجائی کا ذریعہ مہر
 ورنہ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے
 سمجھو کہ ہر موشیہ آدمی بموجب آیہ کریمہ۔ رَبَّنَا اِتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادرِ مطلق
 سے انھیں دو باتوں کا خواہاں جو یاں رہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باغرت
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے
 محفوظ رہوں۔ انھیں مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پر جھیلنا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیاری فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ خیر
 نیکی کی نیکی ملیگی عیش کرو و جتنا جی چاہے۔ مگر مریض ضرور ہے۔ پیار کرو
 جسکو چاہو۔ مگر اسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو
 ویسا ہی بدلایا دے گے۔ **۵** گندم از گندم بر وید جو ز جو
 از مکافات عمل غافل مشو، مَنْ اَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ خَيْرٌ مِّنَ الْحَسَنِ
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک ملے گا۔
 اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
 بجالا دے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی با مراد رہے گا۔
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ وَرَنَّهُ خَيْرٌ دُنْيَا وَاٰخِرَةٍ كَمَلًا

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَأَمَّا مَنْ جَفَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَىٰ النَّفْسَ
عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے
عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
مند رستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہے
اور بقول اے اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَبْذُلُونَ
یا اون سے بھی بدتر ہم کو نہیں پیدا کیا۔

لے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پھچچا نیگا اور اس کا شکر ادا کرے گا
 شکر کی جہاں پر نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا
 شکر کرو گے تو میں تم کو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
 لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے
 ع شکرِ نعمت ہاے تو پوچھنا کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ۔
 ہزار بار بشویم دہان عطر و گلاب ہے ہنوز شکر تو کر دن کمال بے ادبی است
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پھچچا نیگا اور اس کا شکریہ ادا کرے گا تو
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم
 پہنچے گا۔ اور اس کا بندہ خاص با وفا۔ اہل صفا قرار پائے گا۔ مَنْ كَانَ
 لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اس کے پورا کر نیے میں جمع
 ہو گیا اویس کا بیڑا پار ہے۔ پس نکو چاہئے کہ اول ایمان کی دستی کرو
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ
 اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اس کو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
 إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ یعنی کہہ دو نبی
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ

تمہیں محبوب رکھیکا۔ پس تم اس کے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہ ہونا
 اور اس کے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے
 ڈرتا ہے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے
 نہیں ڈرتا اس کو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۵
 چونکہ گوشتی ہمہ چیز از گوشت ؛ چونکہ گوشتی ہمہ چیز تو گوشت ۵
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسید از وہ جن و انس ہر کہ دید
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو پیچ
 از خدا ترس پادشاہی کن ؛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
 سب سے زیادہ انہیں چار امور پر تاکید اکیڈ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اس سے ڈرو۔ اس کا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
 مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو
 اپنا ہیر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل نہ ہونا
 غافلِ احتیاط نفس یک نفسِ مباحش ہو شاید ہمیں نفسِ افسین بود
 خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا اگر عبادت
 کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جس طرح حاکم مجاز ہی کے
 روبرو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست۔ ہوشِ سنہجھا
 ہمہ تن گوش ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
 میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکمت

دایمی فیصلے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ نہ نظارتی
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینہ
 پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شبہ
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہو کہ ذری سی عاجزی۔ و مغرور
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترجمہ
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بد اعمالی کے لحاظ سے
 ہکو سزا دے تو بے شبہ ہم جس دام۔ لعبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
 سزاوار ہیں ہاں اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
 قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان ہو جائیں
 اے خدا از فضل تو حاجت واد با تو یاد بھیچ پس نبود روا
 غیب سے یہ نہ دہوتی ہے۔ لَا تَقْطُومُنَّ حِمَّةَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

باز آ باز آ پہنچ پستی باز آ ؟ گر کافر و گسرت پستی باز آ
 این در گہہ مادر گہہ نومید نیست ؟ صدار اگر تو بہ شکستی باز آ
 او کے خالق ہونیکے۔ آسمان۔ وزمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تار
 ذرہ ذرہ بالا اتفاق۔ پکار پکار کر شہادت دگو اسی درستی میں
 کہ اوس قادر مطلق کے ہوا کوئی ہمارا مالک و ربانے وقائم رکھنے والا
 نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ اس کے

صفات کاملہ سے ہمیں برکات سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئیں تمہارے قوتوں کی
 سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلک وٹھاتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی حیوانی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو معدریا میں نہیں
 دیکھ سکتا لَئِنْ كُنْتُمْ إِلَّا بَصَآرُوهُ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
 جبکہ تم از رو قیافہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو
 کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 جملہ ذرات زمین و آسمان کا شکر حق اند گاہ امتحان و ازاد ہاں لقمہ نشد سو گئے کل و
 تا گلو یہ لقمہ راحی کا و خلو و وہی پاک ذات محیی ممیت سے مردہ کو زندہ زندہ کو مرد
 تعجب خیر و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی گنجی اُسکے یہ قدرت کے باہر نہیں
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّٰهُ فَاِنِّي تَوَكَّلُونَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے
 یہاں تک کہ جو چیز تمہارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
 اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کر دو مشتمل نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمہارے
 علم و عمل کیلئے قیلم کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر قدم
 اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
 روبرو دیکھنے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
 باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسی سے صفات
 ملکیتہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنی دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنا
 ملکیتہ خیم ہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبان ہی یا قلبی (۶) نگاہ اشت
 جب دل ڈاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اس طرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روزیں بغیر تخریزی کے بائیں ٹپتے ہی سر ہر روز آباد

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تکوا ابتدا میں صرف
 ایک حکم کن سے۔ کتم عدم سے۔ حیر و جود میں لایا ہے۔ ایک آواز
 صورت میں نکود و بارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
 گزار امر ہے۔ یا تمہارے اعمال کا خاکہ تمہارے سامنے کر دینا اور
 تمہارے اعضاء سے تمپر گواہی دلانا کوئی ٹہنی بات ہی (سہ گز نہیں) ^۹
 اوست سلطان سرچہ خواہد آن کند ۱۰ عالمے را در دے ویران کند
 بازار احکام جبروتی خوشی ۱۱ جملہ را موجود و یک سان میکند
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی ۱۲
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
 اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں۔ نہ
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق ہو سکی یا یہ ثبوت کو بھونچتی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا۔ جا عیش۔ و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
میں راسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ طہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
اعمال مرموم بر فور حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ میں خدا۔ و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لو بفرض محال۔ تیرے خیال موافق۔ قیامت
کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
رکھتا ہوں۔ مخطی و عاصی نہ ہوں۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جس طرح قرآن احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو میں نے صنعت اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوا می عقبیٰ کا ہے معاملہ دور روزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد خدا

کہ کو تو با قطرہ جا کر دریا میں مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ پس لگتی گوسٹے سے بھی پرہیز کیا کرو
 کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا۔ صریح جسمی آیت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح نگاہ سات غنچیں ایک پر ایک لگا کر
 آسمان بن نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
 لطیف تر تھا۔ ۵ صاحبِ عرش ہائے جسے فعلین سمیت پو کون کہتا ہے اور
 پاؤں سے فعلین اور پو تقدیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کیسے نہیں ملتی
 تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پو اور یقین جاننا کہ جو باری تعالیٰ نے تمہاری تقدیر
 لکھ دیا وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہاں اسکے رومنے کی کوشش کرے۔ اور جو
 نہو سارا جہاں اسکے مٹنے کیلئے زور لگا دے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ میں بقیہ
 کیسی خوشامدی نہ تم کیسے نزدیک التجا لگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع سبب نے
 کس آسانی سے نوکر کو دیا ۵ کار ساز یا بفکر کار یا پو فکر وادہ کار یا زار یا پو ۵ شربت

بدست خود نوشت کہ خوشنویس است و خواہد بہ نوشت و بجلالت را فقیر تمنے عجلت طبعی سے
 اپنے اضافہ ماہوار ترقی کیلئے مجید کوششیں کریں ۵ سب دنیا کی موس خوار لئے پھرتی ہے
 کون پھرتا ہے یہ مدار لئے پھرتی ہے و دل اگر قابو میں نہ رہے کھ کیوں موتا؟ میرے پھلو
 میں ہے دشمن جانی افسوس اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائد
 مغزین کے سفارشی تعات ہم چھو چھائے ۵ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی تو رزق تو مقدر
 بیجا طلبی تو بیچ ار تو خدا طاعت فردا طلبہ کا مردار و زور و فری و فراطلبی کو تھکا افسر اعلیٰ کی
 توجہ خام تمھارے حال پر مبذول رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کر بانی و تحریری ملکات و مراتب
 بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ۵ گز زمین آبا سمان و فری پونہ و ہندت زیادہ از روزی تو تہی ستان
 قسمت اپہ سودار ہر کامل ۵ کہ خضر آری حیوان شنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہی کہ دنیاوی تردد
 پیروی میں کئی حد و حصر پائی نہ رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق یک سلسلہ دار
 تہ ابیر کو سچا تو طائر مقصود و بیخاست تو ہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہو گا۔ تا و فنیکہ اثر اوت لم نری

میں ہمارے ہر نہ کوئی امر خواہ مخیر ہو یا کبیر ہو مگر سب سے پہلے ہر کار کو بخش دے ہر کار کو آواز
 اونی ہو چن سے ہی بیش قرار ہو اور کار کا ہونا کمال لیاقت و عقلندی پر منحصر نہیں اگر روزی بدلت
 برفروغ و زماوان تنگ تر روزی ہو تو لا یشک ذرک لا یأذن اللہ تعالیٰ دنیا کو جو اسباب
 سے تعبیر کرتے ہیں یہاں سقیدر تردد جائز ہے کہ بر توکل زانو سے اشترب بند مکہ اسی میں نہایت
 لوگ طول اہل کو تدبیر سمجھتے ہیں۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہیں کہ اگر کوئی تدبیر الہی میں کیا کہ تدبیر
 افلاطون کو تقدیر فلک کیا نفع دیا نہیں نہ تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
 فارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر ہیں تدبیر پر۔ واصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر
 غالب ہے تدبیر پر کیونکہ وہ علوی ہے اور یہ سفلی شہوی بخیر دان تخم اہل کاشتند و آغا ازان
 چہ برداشتند و زخمت اہل بند کہ ماجر شہوی و آدمی باز مسافر شہوی و اصل تدبیر یہ ہے کہ رضا
 حق تعالیٰ میں کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پہنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہے میں گرے تو اپنے انکار کو
 ملاست کرے اگر چاہے ملے شکر نعمت خدا بجا لاکر جبکہ خجاست انسان کسی امر کا ظہور وقوع میں آئے تو

اسکو تدا بیر سوخه و محبت کاشا قہ پر اپنے حمل کرنا چاہئے بلکہ اوارش و کرامت خالی پر اپنے نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر چاہنی چاہی

پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے دینا مگر اسی میں غلطی نہ ہونا پیش از وقت بیش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا غافل

کراہی سے ہر شکل امراں ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی و ہنگامی کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہر ایک کو تمام

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ہو بلکہ کو دیا مالہ تو پر دانہ کو جلتا ہو غم ہو دیا سب سے جو شکل نظر آیا ہو تنہا

بکارا و نشاید ہم بد کردہ بدی بایم نسبت بخود کردہ ہم تقدیرتے امروا ہا مگر شنیدہ انا ظالمنا۔

افعال شیطانی اور افضال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے نصیحتے کثرت بشود بہانہ گیر

کہ ہر چیز جامع شفق گویتہ بندیرہ مذہب کی تحقیق میں گزرنہ پڑا کہ کسی عمر اس میں پوری ہو سکی تو بعض محال

محقق بھی ہے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ ایسے کہ محقق تہہ کے بعد بھی مکمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رانی سے آدمی

گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و غیر علیہ الصلوٰۃ والسلام محروم و کام ہوتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

داؤن و دل رکھنا اور عمر عزیز کو ہر باد کر دینا عقلندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جہاں تہلا گئے ہیں وہی کافی تصور ہے۔

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فِتْيَانَهُ دُوسری
 جگہ فقیراً ہے۔ یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
 خرم کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دے جاؤ گے۔ بخلاف
 اسکے اگر عمل نیکو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
 روز کہو گے کہ ہم کو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آویں۔ حکم ہوگا
 کہ اے احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی یافتگی۔
 مہلت کہاں۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اتنا
 کرو کہ جتنی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
 تم کو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جب قدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اس کو نہ بھولنا۔ تو نے کیسے ساتھ احسان
 کیا ہو اور کس نے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
 ایغر فی فضول گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ جَهْوَى إِلَى جَهَنَّمَ
 سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ یعنی جو شخص فضول اور غیر ضروری مکتبہ رہے تو۔ وہ جہنم
 کے گڑھے میں ستر سال تک ہنسایا جائیگا۔ تا بعد ا مکان بن با بن بند کھنا
 کہ فساد کی ہی خبر ہے۔ سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِي حَفْظِ اللِّسَانِ۔
 دو سنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان ایک زبان عطا ہوئی ہے ع
 خموشی معنی دار وہ در گفتن نمی آید پو خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اس کے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل پیار۔ دست بکار
 رباعی کم کوئی جز مصلحت خویش کوئی دُھیز کیہ نیرسند تو پیش کوئی دُگویش تو دو
 داد ندوزبان تو یکے دیکے کہ دو لبشود یکے پیش کوئی دُسوہ نہیں یک لحظ خالی
 تجھ سے بیرون درون میرا تو کہ دل میں یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا تو
 بہر حال میں استقلال کو ہاتھ سے ندینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو
 نل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو بہل نہ ہو جا کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ وارد ہے
 ۱۔ استقامت اُس پر اول گزین دُزاد دختِ مصل بعدش خوش چین دُخبر دار کا
 و مصائب کا یکے سامنے کھڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ
 اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو
 لوگ کہ جب ان کو کوئی غم و مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اویسی کی طرف واپس جائیگے۔ پس اویس پر خدا کی عنایت و
رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پالنے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خالق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پیش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کا آمد ہے۔ اور سکی سختی و بُرا

کینے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان بایہ غرت ہاتھ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنے کی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار براری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور رک اٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جبین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچوئے۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے۔ دنیا کو مثل
 سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے۔ خواب مرگ
 خواہ گہ قبرست بیدار سیت حشر پڑ جیتم اگر بنیا بود ہر روز روزِ محشر
 نیک نیتی و ہوشیاری سے کارِ مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو۔
 تو پاک باش برادرِ ار از کس پاک پوزند جائے ناپاک گازران
 فصلِ خصومات کی خدمت۔ و پیشہ و کالت سے گریزان ہونا کہ حرام
 و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام۔ بعض قریب تر حرام۔
 بعض حلال۔ بعض حلال سے قریب تر ہیں۔ اسکی تفصیل تفسیر شفاء القلوب
 پارہٴ قد فلاح المومنون میں واضح طور پر موجود ہے۔ مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا
 فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے۔ جہاں تک ہو سکے آئندہ
 حلال۔ یا قریب تر حلال۔ کی ملازمت دھونڈو۔ جب تک حلال طلب۔

نوکری نہ ملے خود کو قصور وار تصور کرو۔ اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
 چار چار آنسو بھاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
 دیندار طلب مال میں دین کو برباد نہیں کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ دینا
 اور سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
 کافروں کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گزشتنی و گزشتنی
 بہر طور گزر جاتی ہے ۵ چندین غم ماجست دنیا چست پھر گروید
 کسیکہ جاوید نرست پڑا این یک نفسی کہ در تنت عاریت است پڑا عاریتی
 عاریتے باید زست پڑا بجا مکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
 عدالت کی کرسی تک بجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسرِ شان سمجھنا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ أُمٌّ قَلْبِهِ
 یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والی
 رزق کم اور غربت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ ۵ دروغ اسے برا درگزر نہ ہارے گا کہ کاذب
 خوار و بے اعتبار ہو، مروجہ آزاری ہرگز نہ کرنا کیسے دل کو نہ دکھانا
 ۵ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن بواجابت از در حق
 بہر استقبال می آید بونیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیسے نہ نہیں
 پہنچتا ہے رباعی خواہی کہ ترار تبت ابرار رسد پسند کہ کس را
 ز تو آزار رسد از مرگ میندیش و غم رزق مخور بکین ہر دو بوقت
 خویش ناچار رسد بخیالات کانیک کہنا ہی معرفت الہی ہے
 فقیری حسیست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت و حقیقت
 اطاعت ہے۔ غرض کا بروقت ادا کرنا تمہر فرض ہے۔

اگر ادا کرو گے تو خیر پائو گے۔ نکر و گے تو سزا اور خدا کی سخت سزا
 ہے مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَنْفُسْ بِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور حقیقت
 موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جو ارجح کو بچاؤ۔ اپنے
 فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو۔ ہمیشہ حیرت و شرم اور کا خیر
 میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ توبہ
 دوسروں سے استمداد اور سوال کی بھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 وَلَا تَجْعَلْ لَدَيْكَ مَفْزُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْضُورًا
 یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔
 اور نہ اس قدر دست کشانی کہ ملامت اور حسرت زور ہو بیٹھو۔
 سب سے پہلے اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم
 اسکے بعد دوسرے رشتہ دار۔ مستحق خیرات ہیں۔ اسکے بعد دوسرے

اے جانن جابان من۔ وے روح من۔ ریکان من۔ میرے بعد
 تم اپنے مان اور بھنون کے تادم زندگی خبر گیران ہنا۔ بڑی بھنون کا ادب
 چھوٹی بھنون پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق بہنیت مجموعی
 رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ ٹکوا چھانہ سمجھیں تو خیر مضائقہ
 نہیں۔ مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدا نخواستہ اپنی
 التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اسکو گوارا نہ کر سکو گے۔
 دیکھو خبردار بھنون کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
 جانتا ہوں۔ مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مرت
 شکست و ریخت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
 ہے۔ اویسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے۔ در بدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہو گے

تمیزی سنجیز و تکفین میں دخل و معقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی
 چادر کی۔ بلکہ آلِ بول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت پیر و مرشد کم کو اختیار تادمہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں بڑا اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں
 دستگیر و دستگیری کیجئے بڑا برو میری وہاں رکھ لیجئے
 پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اوںکو حسب مدارج اخلاق سے
 رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا
 عمدہ ترین سلوک لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں
 کی تعظیم و تکریم۔ اور اونکا ادب نیاز مندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
 وہ بھی تمہرے شفقت برزگانہ مبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستوں کی

حقارت نہ کرنا۔ تاکہ تیرا کھانا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے
 نقصان کے اور سکونیک مشورہ دینا حتیٰ الامکان کیسے نزدیک التجا نہ لیجانا
 ایسا ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہو جس نے
 استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط۔ سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ
 سے۔ اور بد بختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حسن حصین صفحہ ۱۱۰
 حاکم و ترمذی سے ۱۱۱ دل را اگر توصاف کنی بچو آئینہ و بیشک جمال دوست
 نماید معاینہ و او در دل نیست دل من بدست او و چو آئینہ بدست من
 و من در آئینہ و سائل کا سوال بقبر اماکان بردن کرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
 نہ کرنا۔ کہ حرام ہے۔ ۱۱۲ قناعت تو نگر مگردان بڑ کہ ورا تو بیچ نعمت
 خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ۱۱۳ خدا اگر بہت
 بہ بند و در بڑ کشاید بفضل و کرم دیکرے ۱۱۴ او چارہ کار بندہ داند و

چون ہیچ و سلیش نہ اندک و ختم میں جاسد پیدا ہو جاتے ہیں چھوڑ جائے
 سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں۔ عفو کی جگہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
 جگہ کمی کرنا۔ دہشتی و نرمی ہم در بہت بڑا چورگ زک جبراج و مرہم است
 مگر دبتے کو دبا نا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صرف اور زبان خلق کو نقارہ
 خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عاد
 جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بلیقان چو سیدم بہ عابد بگوئیم مراد تریست
 از جہل پاک کن بگوئیم برون چو خاک تھل کن بے فقیہ بڑیا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک
 اور بے بل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں تصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
 شیوہ عاجزی نہ چھوڑے فیض بڑیچہ وہ شے ہے نہیں خدا
 کے پاس بڑا ہاں میں ہاں ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

اسیادش دو گیتی تفسیر این دو حرف است و باد و ستان بلطف باد و شمنان ہارا
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
 نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مُسْلِمًا مَکَانَ
 میں روشن دان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرم و ہم ہوش
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جا رہی۔ قرض نہ لینا۔ وعدہ سے ہرگز۔ ایفا کا خیال
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر یا تو بیچ
 بہ بران عقل و دانش بایک گریست و کہ آمد بود نوزدہ خیر بیت

نوٹ: فخر ابنین بلا شکریہ فقیر کہتا ہے کہ عمر بیکہ کسی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر غریبیں بیگانوں کو عند الضرورت
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرید۔ شادی۔ مہمانی
 تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے معارفی مآت سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز
 کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں مزورت پر مبنی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر معارف
 نہیں کٹے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد میں
 صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محسوس غلائق تعمیر اخیر مضائقہ نہیں۔
 الحمد للہ قرض لینے سے مدد ایتعالیٰ نے ذلیل نہیں کیا۔
 اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے بنو۔
 کہ کوئی نکل جائے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
 کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہر حال میانہ روی اختیار کرو
 نے سادگی میں لطافت نہ کچھ بانگین ہیں، و خیر الامور وسطہا کے چلن میں ہے
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمھارا نام نیک ہوتا ہی۔ شکر بجا آ کر کہ مہمان تو
 روزی خود بخود از خوان تو، اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو نکل آنا کہ وہ بڑی
 دور سے تم تک امیدوار پھونچا ہے۔ لہذا حدیث شریف اکثر اعمال پر

نوٹ۔ یہ تو تمھارے رہبر کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آواز دی۔ تم نے کہا کہ
 اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ کچکے ہیں۔ مجھے خیال تو کہ کھانے سے فانی ہو کر جا ملیں گے۔ دل کی طرف رجوع کیا
 مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔
 کھانا جاتا کہاں ہے۔ واپس آ کر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
 جمعہ کا ہفتہ دیکھ کر انہیں خوش ہوئے اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اس روز سے
 انکو درو چند عقیدت پیچیز سے ہو گئی۔

اَمْتِنِ بَيْنَ السَّبْعِينَ وَالسِّتِينَ ۚ فَنُزِّلْنَا - انسان کی زندگی ساٹھ
 تشر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
 پڑتا ہے۔ ۵۔ پندے دہمت اگر عین داری ہوش و آزر بہر خدا جائے تزیو و ش
 عقبی سمہ روز است و دنیا یکدم و آزر بہر دمے ملک ابد را مفروش و اتنے
 جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۵۔ راستہ
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار و آنگھہ بند کر کے چلے جاتے ہیں جلنے والے
 ۵۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے و جان سب دیتے ہیں اس خانہ
 ویران کیلئے و پیریں ڈالے ہیں آتے ہی تو نے اے قبر ڈیہی دستور تواضع کا
 مہمان کیلئے و یہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اسکو سرو تعلق نہیں ہے ۵۔ صدیف
 یہہ مرنیکے لئے جینا ہے و اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کیلئے ہے و دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید پڑا حوال سکندر کا تو آئینہ ہے پڑا عربی علم تو ہمارا نہ ہی
 علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہ ہو۔
 قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اوکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
 کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الہی سے بخبری ہے۔ پس
 اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال سچا پس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
 کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
 صرف کر کے بڑی جان فشانی سے۔ ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ و ایل۔ ایل
 ڈی۔ بیرسٹرائٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گزرنے کی امید
 کرتے ہیں۔ ع۔ آرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش پڑا مگر اس سے بخبری کہ کس وقت
 موت آجائیگی۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں پڑا سامان تنویریں کا
 کل کی خبر نہیں پڑا بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور

بعض تعلیم پا کر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہیں۔ رباعی
 تاکے بعم منہج و مسہل خوردن و خود راز تہ و دین ہمہ افسردن و انے درد
 اجل و چسکیں را نگذاشت و برزیستن انقدر نباید مردن و غافل
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی و خالق نے گھڑی عمر کی ایک و گھڑی
 اور بعض کو اس دنیا ناپاؤد ار سے فائدہ و ٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
 آنا نہ غنی تراند محتاج تراند و مگردا ر آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا
 رہا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اس کی تحصیل کی
 کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بسکھ
 و محل سراپین او کو ٹھیان۔ تیار کیجاتی ہیں۔ کسری کے سے کر محل
 بنائے تو کیا و قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا و جب سر پہ قصا
 پکاری نالہ و آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بمسکن کا شانہ پڑ برعم کہ بہت حاصلش افسانہ پڑ ہنخوا بہ بادی و ہم فوضی
 برہنگہ ریل چہ ساری خانہ پڑ افسوس ہے کہ جہان ہمو قیام دوام کرنا ہی
 وہاں کیلئے سفال پوش یا خیس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔ ۵
 طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانوالی پڑ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی پڑ پیری کو
 رشید تم غنیمت جانو پڑ اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی پڑ ایک شخص قوم
 بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑے کے جہاڑ کے نیچے زندگی
 بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہنچنے کی غرض سے
 مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
 اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
 منہمکان دنیا ہنسنیگے اور ہم کو دیوانہ کہنیگے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
 اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ اَلْیَوْمَ زِدْنَا مُوْسٰی

کو عزیز رکھنے والا شخص حقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
 دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
 جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عمر تو بابت
 مثال آج جو بڑا آبِ رقتہ باز کے آید بچو وقت کی پابندی جو اب
 انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہ قدماء اور پیش رو
 مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
 خراب کرنا۔ بڑا سرف اور بیدار شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
 کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالا
 اور اسکی کیا کیا یادگارین دنیا میں جھوٹے بین الیغیر مشورہ لینے میں
 عار نہ کرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔
 خامشی یہ کہ ضمیرِ دل خویش بڑا کسی گفتن و گفتن کہ گوئی ہر ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ اس کے چھپانے کی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے
 ۵ مرد آخر میں مبارک بندہ ایستادہ درپس ہر گریہ آخر خندہ است
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
 اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں
 خدا ترسی ہے۔ تو چشمِ ماردشنِ دلِ ماشاد۔ کیونکہ کَمَا تَعِيشُونَ مَمُوتُونَ
 کَمَا مَمُوتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اس کا اثر آخرت میں بھی
 سرفروشی تصور ہے کہ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے
 شاد باش و ایمین و فارغ کہ من قرآن کم باتو کہ باران با حیرت و مضر اخلاق
 گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ و روشنی۔ و آتش بازی
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بن دبا دے اُکھیر دیا

فرمان انیردی کی خلاف وزری نے ہمارے قوم پر پھسکار مار رہی ہے
 جہان رقص طوائف - دناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت تھا نازل
 ہوتی ہے - ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دو امانا فرد گریزان رہو -
 اچانک وہاں موت آجائے - جہان کا مرنا پسند نہیں - اوس مقام کا جانا
 بھی پسند نہیں جس طرح ہینہ و طاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
 نہیں جلتے - بدرجہ اولیٰ ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
 مَنْ جَعَلَ شَيْئًا عَادَاةً - جن کو قوفون نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے - اُن سے ہم کو
 بحث نہیں آیۃ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ اُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
 کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكْ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحَدُّثُ
 اور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور او کا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطے
 جہان و اون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاو فاسق غضبناک ہوتا ہے
 یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ دَرَسُوْکَہُ رَبَّنَا اِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۃَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاو تو
 دو رکعت نفل شکر یہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے
 حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اس کے راضی رکھنے کا ہے وَ اُقْوِضْ اَمْرُیْ اِلٰی اللّٰہِ
 اِنَّ اللّٰہَ بِصِیْرٍ بِالْعِبَادَۃِ باطن بنہالے رہنا تا ظاہر خود بخود دست
 ہو جائے اور ریا کر نیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
 ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
 ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پردل حریص کو صنامند کر لینا و

خَيْرُ الزَّوْقِ مَا كَفَى - کیونکہ بمقابلہ مرافقہ پانچ سو سال بیشتر داخل ہشت ہونے
 کھادی پھنا - کھل اور ہنا - بوریامی بیر یا بچنا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
 دینوی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا - اولیٰ ہے اور سنت
 حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان پڑانچہ من در کار دارم بیشتر
 در کار نیست - خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ
 وبال جان ہو جا - اور اوسے میں نہ ہک رہو - آب در کشتی ہلاک کشتی است
 آب زیر کشتی آنرا پستی است پڑا ورنہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر
 سے نہ کر سکو - متوسط درجہ میں ہو - ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت
 یا مال یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدار بنو سخاوت و خیرات کرنا کہ -
 الصَّدَقَاتُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف میں آیا ہے جب کسی قسم کا
 ادباریا اسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ
 لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ یعنی جو لوگ کہ توبہ واستغفار کرتے ہوں
 او کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کرے گا۔ اور جب نامساعدت زمانہ
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ وَسِيلَةٌ لِّلْظُفَرِ نَبْرُكُونَ کا مفقود ہے
 ہر وقت با وضو رہنا کہ دافع نسیان بیات ہے امی قرۃ العینین
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
 نشہ بقرہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچڑھکر بولتے ہیں اون کے
 چھپ جانیکے خیال محال ہے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
 پانچ حواس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذا
 تکو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں ان سے بعض بعض شرعی حرم بھی
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکھ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
 و غیبت کا سُنا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے اپنے گلے کے درمیان فی خیر یغنی
 زبان کی حفاظت کر لی اوس نے اپنا نصف دین سنبھال لیا **حَرَمَةُ صَغِيرَةٍ**
حَرَمَةُ كَبِيرَةٍ۔ علیٰ ہاشمہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
 البتہ قوتِ لامسہ ایسی ہے کہ جس طرح دوسرن کی۔ خبر تکو پھونچا جاتی ہے
 ایسی طرح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں۔ گناہِ صغیرہ پر اصرار گناہِ کبیرہ
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا
 فقیرِ مفتاحِ الاعجاز۔ شرح گلشنِ راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیاتِ مستعلا

دوم ناپائدار و فانی کرے۔ پیرو مرشد کی خدمت میں عند الضرورت
 حاضر ہو کے تم اوسکو انجام دینا ع اگر یہ نہ تو اندر سپر تمام نہ ہو البتہ
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوپر عمل کرنا ہی
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے
 نہیں اترتا ہے۔ اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سب کا دل عرصہ ہوتا
 خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر و نیوی میں مشغول ہو
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
 نہیں ہے تو یہ تو بہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکلیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
 ہو گئی۔ اور جا عذر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں چھوٹا۔ آئیہریر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اون میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے
 اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
 اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبت بیکار میں گزر جا تو
 اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف
 الہی دل میں ڈالتا تک نہیں قصد غدر خواہی دل میں ڈالنا فہ کی طرح خطا
 میں گذری سب عمر ڈالوں یہ سپیدی ہے سیاہی دل میں ڈال اور حید
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہانِ الون کے واسطے یہ نصیحت دانی و کافی متصور ہے۔ نظم
 بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین دنرات پڑ نہلاتے ہو
 پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس مہیات و اب چاہئے خلق مہکوا کے
 دیکھے۔ عبرت پڑے و ہمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو کہ دن آتے
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 روبرو ذکرِ خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے تَبْتَخَانِي جُنُودُهُمْ عَنِ الْمُضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّكُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
 رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپہ پڑ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپہ پڑ
 اے دیدہ گنہ میکنی و می خسی پڑ چشمے کہ درو خار بود چون خسپہ پڑ حضرت
 جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام
 نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتیں کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑھتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
 نہ سونا کہ بہت سو نہیو الا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اٹھیں گے۔“
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَمَجِّدْ بِهِ
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَّيَا بَعِ لِقَامَن مِّنْ بَلْبَاهِیْ کہ حضرت لقمان علی نبینا و
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا۔ حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
 اور تو ٹپڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی
 رات کو سو رکھی شاخ پر قمری بولی اُسد م میں غافل ٹپڑا سوتا تھا قسم خاں
 کعبہ کی میں جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھ سے سبقت نہ لجاتی قطعہ

دی شب بچپن بخواب غفلت بودم و اما آنکہ ہر شد و گشتم بیدار و ناگاہ
خروش بلبلانِ سحری و رفعت چو بگوش من رسید از گلزار و بر خاستم و
بخود ملامت کردم و صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار و آن من
مَشَى إِلَّا لَيْسَ بِمُجِدٍّ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَعْلَمُ ۝ صَادِق
مرہم کا فورہ وارد بغل و اگر علاج زخم عصیان میکنی بیشیا باش و

بہرکانِ سعادت کہ خدا داد بہ حافظ و از وریدِ شب تارا دعا سحری بود و
منقول ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع
افتاب تک یہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے

دونوں در کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلقِ ساری

اوس وقت یہ ہند خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے سیفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
 نقل ہے کہ وقت ستر کے خدا ایسی ہوا چلتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدین کا
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتی ہے اور شب کو منادی ندا کرتا ہے
 کہ عرش کے نیچے کے عابد و خیردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
 ہوتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہر
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ و عاقبت پڑھنے لو
 پس اوٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
 سمجھنوں سے اس طرح اوٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں
 رباعی شب خیز کہ عاشقانِ شب راز کنند بگوگردِ سرِ کوی دوست پر وار کنند
 ہر جا کہ درے بود شب بر بند بگو آلا در دوست را کہ شب باز کنند

ایغیر نیر صند و قچہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کیسیکی دستگیری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتھیار بند جنگل بیابان میں بھونچے اوکے نزدیک وہاں
تو اتیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتھیار موجود ہوں۔ دفعۃً آدم خوار شیر چلے
ایا بغیر ہتھیار۔ وبدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا
تم کہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمہیں یاد ہونگے اور اس پر عمل کچھ
بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو
صفر آدمی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اسکو مضمیت
ہے تو یہ اس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوکیگا
جب تک اسکو نہ کہا یگا کہ ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابوں کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

ایچہر نر حبت تک اپنے کو اچھے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ گے
 تم پر سرگزر رحم کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ مَنْ كَانَ مِنْ جُودِ لِقَاءِ
 رَبِّهِ فَلْيُفِعْ عَمَلَهُ صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ یعنی جو
 اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب
 کی بندگی میں کسی کو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے پہلا کلمہ تو حید
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا
 چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری
 حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جانا دل سے
 اور عمل کرنا ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑھ کر روشن تہذیب کو
 ہوگی۔ اگر تمہیں یہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں جائیگا

اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب ہو ایک شخص قحتم بنی اسرائیل سے
 برسوں عبادت الہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا خدا تعالیٰ نے اسکے خلوص نیت کو
 ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ بت کہ تو
 یہ سچی بیغیادہ کریگا آخر تیرا مقدر دوزخ ہے اُس نے جواب دیا کہ مجھ کو بندگی
 بغیر مفر نہیں خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا
 اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرت احدیت میں عرض کیا کہ الہی
 تجھ کو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتہ وہ بندہ
 باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود
 صفتِ کریمی کے کس طرح اُسکے گناہ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے
 اُسکو بخش دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ گناہ رکھتا ہے
 کہ بے محنت برداشتِ مشقتِ جنت ملیگی سو وہ بواہوس ہے۔

ایمان چو سلامت بلب گور بریم و احسنت برین جستی و چالاکى ما پڑا اور جس نے خیال
کیا کہ نبرد بازو بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہے ۵
گر نباشد بندگی در زندگی و مردنت بہتر ازین بد زندگی و رباعی دائم گناہ
نفس راغب بودہ و قالب عاصی و روح تائب بودہ و موگست سفید
رو سپیدیم نکرد و این پیری من صبا ح کاذب بودہ و حضرت حسن ^{علیہ السلام} صبر
فرماتے ہیں کہ از روئے بہشت بھی بے عمل ایک گناہ ہے منجد اور گناہوں
کے۔ پس یہ کہنا کہ خدایتعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہیں وہ غفور
کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل تو بہ نئی کند ز عصیان چہ کنم و نیم
تشنہ طفل نادان چہ کنم و رفعت گویم اگر تو انصاف کنی و تقصیر
تأمم شیطان چہ کنم و رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من و دین
معاذہ تو خوانی و نہ من و بہت از پس پردہ گفتگوئے من تو و چون پردہ

برافتنہ تو مافی و نہ من و ایغیر حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے
 بلکہ عمل کا لحاظ کرے۔ چشم اگر بنیاشود ہر سو جمال یا نیست گوش
 اگر شنوا بود در ہر سخن سراست و حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی
 پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے نصیحت گوش کن جانا
 کہ از جان و دست تزدارند و جوانان سعادتمند پندیر دانا را و حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر
 غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ
 آدمی ہے جو نفس مارہ کا مرید ہے اور خدا سے بے بختائیش کی امید رکھتا ہے
 آنکھیں بکایہیں دیکھیں بصورت تیری و دل وہ کیا دل ہے جسمن
 محبت تیری و رباعی پاک از عدم آمدیم و نا پاک شدیم و آسودہ داریم
 و غمناک شدیم و بویم ز آب دیدہ در آتش دل و داریم با و عمر و در خاک شدیم

اے عزیزِ علم بے عمل بگیا نگی ہے۔ مثل اندھے مشعلی کے جو علم ٹکڑی آگنا ہوں
 سے نہیں بچاتا ہے وہ فردا سے قیامت آتشِ دوزخ سے کب بچا سکا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَجْتَمِعُ
 وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔ رابعی دنیا جم راوقصر و خاقان را پڑ تسیج ملک
 و صفار صنواں را پڑ دوزخ بد را و بہشت مر بیکان را پڑ جانان با را و جان با
 جانان را پڑ اے عزیزِ دل میں بہت اور نفس میں شکستگی اور تن میں شرمِ دگی
 رکھنا چاہئے۔ یا آمد و گفت خستہ میدانِ دولت کو دائم با امید بستہ
 میدانِ دولت کو مارا بکشکشانِ نظر با باشد پڑ مارا خواہی شگستہ میدانِ دولت
 کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و دشمناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں و مبہم
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم اُنسے جا ملو گے۔ و مبہم میگردد
 از نظر یا اراں پڑ اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریں پڑ۔ چلو امیرِ حلو

تاکجا اقامت دہرے مسافرانِ عدم انتظار کرتے ہیں پڑ پڑ خبردار ہوشیار
 بے توشہ بجانا سہ کہو یہ قافلہ دالون سے ہم بھی آتے ہیں پڑ چلے جا
 خدا را قدم اٹھائے ہو سے رباعی غافل غشین کہ خوش زمانے ست غنیمت
 ہر دم کہ برآید از توجانے ست غنیمت پڑ عمر ست کہ آمد ست خواب دین
 ضائع کنش میمانے ست غنیمت میان طاعت و عبادت کے معنی تو
 سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امر
 نہی۔ قول و فعل میں۔ سب میں پیروی آپ کی اور آپ کے افعال و احکام کی
 موافقت ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گو بصورت
 عبادت ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے
 حرام ہیں۔ اُن دنوں جو روزہ رکھیں گے گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ
 بظاہر عبادت ہے اسی طرح اوقات مکروہ و مقامات غضب میں نماز

پڑھنا گناہ ہے۔ خلافتِ پیغمبر کے رہ گزیدہ کہ ہرگز منہل خواہد
 اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے
 اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عبادتِ فرمانِ بری
 آنحضرت کی ہے۔ نہ صرف نماز و روزہ اس لئے کہ نماز و روزہ جب ہی
 عبادت ہو گا جب بہ نیتِ فرمانِ برداری کریگا۔ اس واسطے چاہئے کہ
 اپنے اقوال و افعالِ شریعت کے موافق و مطابق رکھو۔ گفتنِ نیکو
 بہ نیکوئی نہ چون کردن بودی نامِ حلوا بر زبان بودن چون خوردن بود
 ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا
 باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اپنے اگلی امتوں کے اعمال نسخ کر دئے
 پس چاہئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے ملے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہ
 راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۷ سہل شیرے وان کھنہا
 بشکنہ شیران باشد کہ خود را بشکنہ گریہوں کی زینہ اور وجود پر تو گزرد و
 پر کار وجود پر پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
 شیر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار ہی سے فوج کرے رباعی
 گیرم کہ نہ از مصحف از برداری کو آئرا چہ کنی کہ نفس کا فرداری کو سر از برین
 چہ می نہی بہر خدا آئرا برین بنہ کہ در سرداری کو زبان بے لگام او
 نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس مارہ مغلوب نہ ہوگا
 دل نور معرفت سے معمور نہ ہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ہے
 اگر پارے کو اے اکسیر گراما تو کیا مارا کو ہنگ اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا
 بڑے موزمی کو مارا نفس مارہ کو گراما اڑے ۷ سیر میر کس تا کمال و بود پیکر

ہر کس حسب حال او بود و سالکان راہ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بڑے کاموں سے توبہ کرنا۔ اس طرح پر کہ پہر گناہ کیے
 نہ جائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیریت و صید اجل است گرجان پیرا
 ہم روزین پرست ہم زیر زمین و این صفحہ خاک ہر دور و تصویریت و تیسرے
 حقدار کا حق ادا کرنا اور سکواراضی رکھنا تا حق کسی کا ادسپرباتی نہ رہے۔ با خلق خدا
 سخن شیرینی کن و اطہار نیاز و عجز و مسکینی کن و تا بر سر دیدہ جادہ ہندت مردم و
 چون مردم دیدہ ترک خود بینی کن و چوتھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سکھنا باقی علم
 صرف اس قدر سکھئے جس میں نجات متصور ہو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سولے
 تصنیع اوقات کے۔ اگر بہت ترانیال وصول مابری و بربادہ شرع بادیت
 پاداری و خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد و زیرین شارع عام یا برون نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
 فقیر کو باوصفِ خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
 یاریِ مخلوق نایدیج کارِ کوشی کن در یاری پروردگارِ آں زمان چن سازِ بانگِ زب
 وامن ما در پناہت کے بود پوچشم مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے نچھین
 کھو لکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ کھو ۷۵ آن بہ کہ دین زمانہ
 کم گیری دوست پو با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست پو آنکس کہ بجلگی تراکیہ بدو
 چون چشمِ خرو باز کنی دشمنت دوست پو اے دل ز زمانہ رسم احسانِ مطلب پو
 نور گردش دوران سرو سامانِ مطلب پو درمانِ طلبی درد تو افزون گزدو پو با درد
 بساز و بیچ در مانِ مطلب پو اسبابِ جہانِ جملہ چون نقشِ ست در آب پو آن آب
 نہ آب بلکہ موجِ ز سراب پو آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب پو آن خواب
 چہ خواب خوابِستانِ شراب پو میانِ تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرین میں متصور
 تو حیف صد حیف تم پر باعی مولوی گشتی و آگہ نیستی بڑ خود کجا و از کجا کستی
 از خود آگہ چون نئی اے بے شعور بڑ پس نباید بر چنین علت غرور بڑ اگر تمھارا
 مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرجاد صد آفرین باعی
 دنیا مطلب مخنت میدانند بڑ عقبی مطلب مونثت میخوانند بڑ مولا طلب برا
 مولا میباش بڑ کاین سخت رہت و سالکش مردانند بڑ نقل ہے کہ ایک وقت
 حسن بھیری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی پیئے کولائے آب پیالہ ہاتھ سے
 لیئے ہی بہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہنے لگے کہ
 تھوڑا پانی پینا پھر باعی گرا زپئے شہوت و ہوا خواہی رفت بڑ از من خبر کے

بے نوا خواہی رفت و بنگر چہ کسی از کجا آمدہ پرمیدان کہ چہ میکنی کجا
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرہ
 اشک از بر آغسل دل کافی بود و کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
 جب سے اٹھتا ہے تالاب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں۔ کہ اے
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہر ہے
 یہ ہوا زین نہیں ستا قَدْ جَاءَكُمْ بُصَائِرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ مِّنْ الْبَصَرِ فَلْيَنْفِسُوا
 وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ رُباعی کبر و نخوت مکن اے نادان
 از رہ دور بجا ک آمدہ پو پرورش یافتی از خون حیض و از رہ بولد و بار آمدہ
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روزِ بر و زگناہ معاف ہوتے رہیں۔
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزانِ قیامت کے
 رباعی امروز ترا دست رسِ فردانیت و ضائع مکن ایندیم اردلت شیدا
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت و کین باقی عمر را بہا پیدا نیست و اگر تمھارا
 طائرِ روح خطوطِ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آوازِ تھارہ کوچ سنے گا
 فوراً اُڑ کر عرشِ معلّے پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا اہل گیا تھا۔ معاذ اللہ اگر روحِ محفوظ
 نفسانی میں مبتلا ہو کر مویشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثلِ چوپایوں کے بلکہ ان سے بھی گمراہ ہیں
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گرد عوی ہستی بہتان است این پُر شکوہ نیستی ست کفران است این کُ
 لے حضرت انسان تحیر انجام پُر خود را نشا ختی چہ عرفان است این کُ
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جابہ ہستی کہ شود او پیدائ
 نا گریبان نہ رو گل نہ کبڈ پیدائ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
 شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں
 وہی ہندہ۔ (۱) کا رخیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلائ
 نفس مجاہدات اس قدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
 (۳) جو مال و متاع سا ہا مشقت سے جمع کیا تھا فقر کو دیکر خدا کے پاس
 جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ
 خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اسکے تابعین کے
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہرہ و سہ کر کے اسٹیٹ
 لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر
 اعتماد نہ کیا۔ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ ربا عیبت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
 سے غمی غمی کہ اب فسق و کین است بخود را بشکن کہ بت شکستن سہل است
 دنیا بنگل کہ می نگندن این است بآئین نور العینین باغ و بہار غریبی مطبوعہ
 ۲۹ محمد امجد المرام سلسلہ ہجری میں مرید کے ادب اور بعض حقائق کے نکات
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قیہ قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کسلیے
 ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ بڑے
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجائے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبرؐ کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دین اور
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے مائون کو
 اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں ہر کراہیم
 دین عبرت سر اوپر مردن زندگانی مسکند و اسلئے سالک کو خواہی شخوہی
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں نشانیاں
 مفصلہ ذیل ہوں۔ اور نشانوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ
 ہر شخص دعوائے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور
 بیعت شخص بیٹا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مسلسل ہو اور اسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا۔ اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی علم تواضع دانائی
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور۔ منجہ انوار محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
 امل و طیش و جلدی وغیرہ بد اخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
 و معزز ہو اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہ
 بعض نشانیاں پرانہ طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
 تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ وہ
 باصرہ فتوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جو ان میں ان تمام صفاتِ حمیدہ
 و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھردیا ہے و کفی باللہ
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم دوزبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
 بِسْمِ اللّٰہِ - ایسا پیر کم یاب ہے - واکبر حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں - اور بہت سے ملحد بیدین صرف
 پیر زادگی کا خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھ دامین
 لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت و رہائی دے کہ روزگار شور انگیز
 ایمنیشنیں کہ تیغ دوران تیرا ست و دور کام تو گزر مانہ لوزینہ نہد تو زہا
 فرومہ کہ زہر آمیز است و صیادِ فلک نہاد وہ دے بردوش و آبرہ
 شکارِ ناکسان بیہوش و اسے واکبرین شجور و انانی باؤ او پر پئے ماوما
 بنجواب خرگوش و آغیر نیز تصوف و وچیر کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
 خدا سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا - پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
 معاملہ کرے - اور خلق کے ساتھ نیکی کرے اور بر دباری سے پیش آئے تو

خوش ہونا۔۔۔ سرمد گاہ اختصار میں باید کرد و یک کار ازین دو کاری باید کرد
یا تن بر ضد دوست می باید داد و با قطع نظر از یاری باید کرد و ایغیر خیر توکل کی
حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا۔ باقی کیفیت
تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ ایغیر خیر اخلاق کی حقیقت یہ ہے
کہ تمہارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کرو اس میں تمہارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہ ہو اور یہ بھی نہ خیالی کرو کہ آدمی تمہاری تعریف
اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزر دہ بھی نہ ہونا چاہئے خلق کو
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بجان چیزوں کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں۔ اسی طرح تمام مخلوق کی
ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پھونچا سکیں جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

ہرگز نہ دے رسدِ خلقِ مرغِ نیک کہ نہ راحت رسدِ خلقِ نہ رنج و نقل ہے
 شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہاڑ سے
 مقابلہ ہوا صحابہ لڑ رہے تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جامِ شہادت
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینہ پر کینہ مخالف پر سوار ہو کر خنجر سے
 سرا و سکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ جس و حرکت نہیں کر سکتا تھا
 طیش میں آکر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
 اوسکو تعجب گزرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے
 کیوں دیا اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
 لوجہ اللہ تعالیٰ جنگ جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ کیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کروں تو بعض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے
 باز آیا۔ رباعی یا برسر وہم و بے دنیا بردار پڑ بردوش یقین با غم عقبی بردار
 برداشتن بار ضرور افتادہ است پڑ این را بردار خواہ آن را بردار الغیر
 تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نہ کرنا اس میں بہت آفات ہیں۔ اور نفع سے نقصان
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی بیا کونہ
 وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمہارے
 اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اس سے
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبتِ خالص کی دو نشانیاں ہیں اول یہ کہ
 برابر سمجھو کہ حق تمہارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بڑا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
 اور جانو کہ حق تمہارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

جت و تکرار نہ کرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہوگا
 اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑے مگر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑا اپنا شیوہ
 نہیں ہے جنگ و جدل پڑے کس و ناکس سے کرنا رو دو بدل پڑے صلح کی حق نے دسی ہے
 خود مجھ کو پڑ مر جا کہتے ہیں عدو مجھ کو پڑ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
 کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ رفتم بطیب و گفتم از درد
 نہان پڑ گشتا از غیر دوست بر بند زبان پڑ گفتم کہ غذا گشت ہمیں خونِ جگر پڑ
 گفتم پر نہی گشت از ہر دو جہان آو رہاں جاتا ہے کہ مرض غالب ہے
 اور دوا کا اگر نہ ہوگی تو استاد ہی طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز ہاتھ نہ ڈالے
 اور دوا نہ کرے۔ دی گشت بطیب از سرِ حسرت چو مرادید پڑ سہیات
 کہ درد تو ز قانوں شفا رفت پڑ اس طرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔
 فرض کرو کسی کا سوال اور اعتراض سبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْكَ إِلَى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ يَعْنِي مَنْ تَصِيرُ لَوَا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
 صرف زندگانی دینا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کہتا ہے اور کہتا ہے گویا
 اپنی غم میں کہ جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد
 کی نیکیوں کو حسد اس طرح کہتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ ۛ غمناک بناید بوجہ

از طعن جسود اے دل ڈشاید کہ چو ابدینی خیر تو دیرین باشد و ثمنوی ہاں و ہاں
 ترکِ حسد کن از میان ڈور نہ ایلے شوی اندر جہان ڈچوب ہم بودا برادر
 آن ستون ڈکز فراق مصطفیٰ ^{لہم یتیم} بگرست خون ڈاے تو انسان چوب از تو
 بہتر است و کینہ ہا در سینہ تو مضر است و کینہ و بغض و حسد ایمان تست
 در کشاکشِ حسرت جان تست ڈاے منافق زین ہمہ داغ نفاق ڈخیر و خیر
 از بہار اتفاق ڈجو نادانی حاققت سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں
 جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو چنڈر
 تحصیل علم میں مصروف رہا۔ اور مہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی
 اور بیایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے استغیر بھی نہیں ^{جانتا}

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا
 اور اس نا فہمی کو بھی اپنے تصورِ فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ گنہگار
 اور غبی ہے۔ اور سکا ذہن دریافت حقائق جو اسے قاصر ہے۔ تو اس کے
 جواب سے درگزر کرو۔ اُنکس کہ نہ اندوید اند کہ بدانند بڑے درجہ مرکب
 ابدال ہر مانند بڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیاء
 اس لئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور کئی سمجھ اور عقل کے
 بات کریں۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں ہاں جو
 پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور
 وقشیع کے نہ تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے۔ غافل مشو و دید

دل کو رکمن پڑکا شانہ انتباہ بے نور کمن پڑ عیب و منہر خویش ہمہ وقت بہین
 آئینہ زمیں رو سے خود دور کمن پڑ العیز و عطا نصیحت سے بھی پرہیز کرو
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالیٰ نے ادا سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور وہ کو نصیحت کر۔ ورنہ
 مجھ سے شرم کرنا دشواری چشم کشا و نگرا حوالِ خویش پڑ خواب گراں اجل آمد
 بے پیش پڑ روز تو در فکر طعام و شراب پڑ شب ہمہ در خواب روی چین و آہ
 ایکہ خیالی و جرس می زند پڑ چشم کشا ہمہ بیان می روند پڑ قافلہ رفت و تو
 بخواب پڑ ہنوز پڑ بخودی مست شرابی ہنوز پڑ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی پڑ
 قافلہ چون رفت تو گم رہ شدی پڑ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
 مسجد میں آکر لوگوں کے سامنے اٹھ کر گفتگو میں قبضہ مار کر مہنسا۔

حجتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشند و شاہِ مروت کی دل لبِ خندان باشند جو
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکیاں کر
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین کیا جو
 جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی مہیت۔ اور قیامِ خدا کے
 روبرو محاسبہ اور ترزاؤ اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی
 چٹھی تکوینِ حلی ہے جوان نے کہا نہیں پہرِ پل صراط پر گزرنا اور آتش و دوزخ
 وغیرہ مولناک مقامات کی۔ بخونی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے
 باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہرِ تحکومنسہی کسطح آتی ہے تجھ سے
 خوبصورت خندان رو۔ دوزخ میں کیسے جلیگا، مجھ کو افسوس ہوتا ہے انکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر ہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا
 ۵ ہر دم باشی زریںچ بردن راضی ۽ وز غم زندگی و غصہ خوردن راضی ۽
 خواہی کہ شود خاتمہ بالآخر ترا ۽ وقت مردن شوی ز مردن راضی ۽ نور العین
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۵
 علم نبو و غیر علم عاشقی ۽ مابقی تلبیس ابلیس شقی ۽ دل کہ خالی شد از عشق آن نگار
 سنگ استنجائے شیطان نشنار ۽ اگر بغیر علم عشق از دل نہی ۽ سنگ استنجا
 بشیطان میدہی ۽ علم دین فقہ است و تفسیر حدیث ۽ اگر بخوانی غیر ازین
 گردی غیث مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمہاری زندگی میں صرف ایک مفتہ
 باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
 کیونکہ یہ چیزیں تمہاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہ دل
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کرو گے اور خدا کی محبت کو دل میں گلجھ دو گے اور عباد
 میں اپنا وقت تمام صرف کرو گے ۵ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح و شام و
 آتش و وزخ بود برو حرام و ہر لحظہ ناسعی پاسِ نفاس و اسرارِ نفختِ فیہ
 ہر دم بشناس و ترا یک پند بس در ہر دو عالم و ز جانت بر نیاید خبر خدام و
 مثلاً اگر تلو گوگ خبر دین کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو
 آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر بادشاہ
 کی نظر پڑے اوس کو صاف و پاکیزہ کروں جیسے کٹر امکانِ غیرہ اب سوچو
 سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 بیشک تمھارے اعمال اور صورتوں کو خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
 دل و نیتوں کو دیکھتا ہے ۵ پر سید کے منزل آن پہر گسل و گفتم کہ دل
 من بست اور منزل و گفتم کہ دلت کجاست گفتم برا و پو پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل و پس احوال دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرض
 ہے باقی علوم فرض کفایہ ہیں ۔ جامِ جہانِ نادر انسان کا دل است و
 مرآۃ حق نا بحقیقت ہمین دل است و دل مخزنِ خزائنِ سرالہی است و مقصود
 ہر دو کونِ زل جو کہ حاصل است و آگاہ ہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو درجہِ اول
 بلکہ حیاتِ جاودانی کا سامان اسی دنیا سے ناپایدار سے فراہم کر لو ۔
 سرشتِ دولت ابرار رکعتِ آری وین عمر گرا نایہ بغفلت گذار و دائمِ ہمہ جا
 با ہمہ کس در ہمہ کار و میدار نہفتہ چشمِ دل جانبِ یار و عزیز القدر ہر دم
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے ۔ خدا کرے ہر مردم کے ساتھ
 تقرب حق تعالی شانہ بھی بڑھتا جا رہا ہے نفسِ مکن ہے بوالہوس موہن
 مشوچہ مرغِ اسیرِ قفسِ قفس کی بغیر یادِ خدا ہر نفس کی میگرد و نڈا متے مرا

ہر نفس بہ نفس پڑ سالک کو راہِ سلوک طے کر نیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
 کافی نہیں لہذا پیرِ کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشدِ کامل
 مل جاتا ہے تو وہ بعدِ تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ
 لیتا ہے جس طرح ڈگوری کٹیرے کو اپنے مانند بنا لیتی ہے اور عشقِ حقیقی
 کی آگ اس کے قلب میں روشن کر دیتا ہے وہ بس ۛۛۛ مریدِ غمِ عشقِ بوالہوس
 راند ہند پڑ سوزِ دل پر واندہ مگس راند ہند پڑ پس سالک اپنے اکساؤں اشغال
 و ریاضات و مراقبات سے اس آگ کو بجھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
 پر واندہ کی طرح جل کر خود شمع بن جاتا ہے ۛۛۛ تا نیست نگردی رہ ہست نہ ہند
 وین مرتبہ باہمتِ لپست نہ ہند پڑ چون شمع قرار سو ختن باندہ ہی پڑ شمشیر
 روشنی بدستِ بندہ ۛۛۛ عیلم اللہ و قدم را بہت بیرون از دنیست پڑ
 یک قدم بر خود نہ و دیگر قدم در کوئے دوست پڑ آنا فنا تا یہ راہ طے و کسو

ہو جاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کا نرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
 این مدرسہ نیست جا آواز دوزار سینہ بسینہ میرسد راز و جبکہ لکڑی جلکے شعلہ بیستی
 اسکو آگ کہنیکے پہر لکڑی کا اطلاق او سپر عاید ہو سکیگا نظم مرے لکے
 نور روح مردم و بزریر نور حق ہو جا یوں گم و کہ جیسے دن میں یہ نہج و گوا
 شعاع شمس سے ہوتے ہیں غائب و یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی و اگرچہ
 زندگی میں ہے وہ نقلی مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر قومے گوید کہ با خدا
 پیوستیم و قومے گوید کہ از خود بیارستیم و ہر کس خبرے دہا از خود بینی پوش
 اغنی غرض نیست کہ ما ہم ہم و جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَفَجَّيْ اَقْرَبُ الْيَدِ
 حَبْلُ الْوَرْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اسکی معیت میں
 کلام ہے لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اس کے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
 دائرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجود حلقہ سے
 ۱۔ ہمہ اراہام تست این صورت غیر پیکر نقطہ دائرہ است از سرعت سیر
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور یہ حقیقت
 میں بیان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت
 ہے کہ بسبب سرعت تجدید تجلیات غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت
 میں ظاہر ہوا ہے ۲۔ این نقطہ زگر دشیکہ دارد پیکر صورت دائرہ برآید
 لیکہ زخیال و ہم بنگر پیکر دائرہ نقطہ نماید پیکر یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خدا
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
 صوفیہ فرماتے ہیں - الْعَالَمُ كُلُّهُ أَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ - بلکہ خود
 کو عدم اور اسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے
 ہے خدا موجود باقی سب عدم ثمر فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ح گمته سربسته چه گوئی خموش و آن فی ذلک لند کرمی لمن کان له قلب
 بدرشته که درین مذکور پند است اهل دل را غزل روزها بفکر من است
 این همه شب ها ساختم و که چرخ غافل از احوال دل خویشتم و از کجا آمده ام اندم
 بهر چه بود و یکجا میروم آخر نه نماید و طعم و نه بخود آدم اینجا نه بخود باز روم
 هر که آورد مرا باز برد در و طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا
 یا چه بوده است مراد و ازین ساختم و بشکنم قالب تن تا تو مرا کنشی
 من نیم زانغ و زرخن طوطی بشکر شکستم و وقت آنست که پرداز کنم تا بدوست
 بهو اسیر کوش پر داسه بر نم و مرغ باغ ملکوتیم نیم از عالم خاک و چند روز
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کیست که از پرده برون نمی گرد و یا چه شخص است
 سخن می نهد اندر دهنم و شمس تبریز اگر رو به به مانه نمائی تو را بالله این قاب
 افسرده بهم بر شکستم و لم دیده هر دو خانه تو و سیر من خاک آستانه تو

اے ماہِ عالم سوزِ من و شمعِ شبِ افروزِ من پڑوسے پیکرِ دلِ دوزِ من از من
 چرا بخیدہ پڑ خواہم ترا ہمان کنم تا جانِ دلِ قربانِ کنم پڑ جاے تو در شپانِ کنم
 از من چرا بخیدہ پڑ بخیدہ از من خطا چہ دیدہ پڑ واکم گنہ بخشیدہ
 از من چرا بخیدہ شنیدہ ام سخنِ خوش کہ پیر کینانِ گفت پڑ فراقِ یار نہ
 آن میکنند کہ توانِ گفت پڑ مدحِ کسے مکن بکنِ وصفِ جمالِ یارِ من پڑ دلِ کسے
 بدہ در غمِ آن نگارِ من پڑ ساغرِ مے مخور بخورِ خونِ جگرِ لبش او پڑ روِ پری
 بین بینِ چہرہ گلِ غدارِ من پڑ زلفِ سیکشِ بکشِ پردہ و چہرہ و انما پڑ
 بیش کسے میا بیا در دلِ بقیرِ من پڑ حرفِ بدِ گیرانِ منہ و گوشِ نہ بقولِ
 جانِ کسی مہرِ برِ خسروِ دلِ نگارِ من پڑ ایغیرِ نیرِ اکثرِ لوہوسِ ما و صفِ مقتدر
 کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا كَلَّمَكَ
 الْاَفْلَاكُ کے یعنی اگر نہ تو اسے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں تو
 گویا کعبہ کی پیدائش آجھی کیلئے ہے پس یہ منورہ کو تم ضرور بعد ضرور
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَ نِيَّ بَعْدَ مَمَاتِي فَكَأَنَّ زَارَ نِيَّ فِي حَيَاتِي - صَلَوَةُ
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنَ الْفِ صَلَوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ حَادِثَ كَسَنَ سَعْدٍ مِنْ دَلِ مِنْ لَوْلَا پیدائش اول
 قابوسے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کیے
 اور ان عدو کا مستحق بنائے آمین ۔ مگر مے نخوری طعنہ فرمستان با
 گردست دہد تو بہ کفم نیردان را تو فخر میں کنی کہ من مے نخورم ؛ صد کار کنی
 کہ مے غلام ست آن را ؛ جبکہ توفیق ایزدی مے صدی تم جج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زمزم - و حفرہ و حطیم - و مینابِ رحمت کے
 نیچے حجرِ اسود کے روبرو کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر باز
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سو مدینہ چون کر تک
 رفتم بوداع قبیلہ انس و ملک و از رکن و مقام و حجر و زمزم یکیک و از آرا مکہ
 لیستی کنت معک - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
 خیر اب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے در رنج و بلا قدم بہم
 نہ زنی و آئینِ رضا و صبر برہم نہ زنی و روشن ز تو بزم بنی گئی چون شمع آ
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی و دیکھو دربارِ شایہ میں خاص خاص عہدہ دار و
 و جاگیر داروں کو خلاف شانِ تالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اوت تک نہیں کہتے
 حدیث حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَاتِرِ وَ حَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض حکیم

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کا ندھے کے مقابل ہے، کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی گلجہ کھڑے ہوئے تھے۔ دلم در عشق او
 آوارہ شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے دلی بچارہ شد۔ بچارہ تر باداؤ بعدہ قصد
 زیارت میف کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
 اور یقین جانا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
 سلام کرنیوالی کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ آمد نماز شام نیا مذگار من
 لے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد و اور نہایت ادب سے دست بستہ یہ سلام
 بِأَنِّي لَأَلَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُمَا الْقَوُّرُ وَالْفَلَاحُ لَدَاكَ يَا بِلَام

آدم جواجم دہ پڑ مرہے بر دل خراجم نہ پڑ بس لہجہ جاہ و احترام مرا پڑ یک علیک
 از تو صد سلام مرا پڑ زاری من شنو تکلم کن پڑ گریہ من نگر تبسم کن پڑ لب سنجیدان
 پڑ شفاعت من پڑ منکر درگناہ و طاعت من پڑ یا محمد بہ من بے سرو سامان
 قبلہ دین پڑ کعبہ ایمان پڑ یٰ لَیْسَ لَیْ غَیْرُکَ یَا سَیِّدِکَی مدنی پڑ سویم افغان نظر سے
 بر من حیران پڑ پو یا نبی شتی امت بکف بہت تست پڑ اندرین و رط غم صدمہ
 طوفان پڑ پو عاصیم پڑ گنہ ام سخت غریب زارم پڑ رحم فرما بغیر بی غریبان
 مالک الیم تو سلطان و عالم شدہ پڑ شاہ شاہان پڑ دے شاہ گدایان پڑ دے
 از احد آمدہ زان لہجہ محمد شدہ پڑ مظہر نور خدام شدہ پا کان پڑ پو بار عصیان
 بس آورده خُشامی بدرت پو یا رسول عربی شافع عصیان پڑ پو اور اس کین
 امت و ناپیر محض کے جانب سے بھی آستان پو ہی سلام لہجہ شوق و
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما بار رسول کن این

وعار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خضر و شفیع
 شفیع اور ساتھ دفن ہیں قرۃ اقامت ساتھ ہی محسوس ہونگے۔
 مثل البیت مطہرات ان صحابہ کرام کی تکریم و محبت و پیروی بھی ہم پر واجب ہے
 پھر وہاں کہڑے رکھ کر حقدار اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ
 شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ پھر وہاں سے
 جنت البقیع کو جاؤ البیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
 قلیتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس و شام کی زیارت
 سے بھی مستفید و متفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
 شامل حال ہو جائے تو مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کر لو تا زندگی ادب و
 خشوع ملحوظ رکھو ہزار ہا آدمی اسی تمنائیں زیر زمین ہو گئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراق یا راند کیت اندک نیت و میاں چشمِ گرمِ نیم موت
 بسیار است۔۔۔ دلم راسوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ و کند صید ترا
 آتش کباب آہستہ آہستہ و امام مالک رحمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
 فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانیکی غیب
 دی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا
 اسلئے دوبارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے یا محمد ترا
 در چھوڑ کہاں جا غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدا ئی تیری۔۔۔
 عطر را بر تن من برون مال بڑ عطر حیر بود نام پاک ذوالجلال و الاعتراف
 یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلام مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ
 نماز پر حق ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم لوگوں
 ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف آیت موجود ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اور اپنے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کرمیہ سے مثل و زرش

روشن تر ہے۔ باتی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

بیشتر پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اُس کے لئے

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے

لیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے جس قدر پڑھے

تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں

فرمایا جقدر تو چاہے آخر میں انھوں نے عرض کیا تمام اوقات میں درود
 ہی میں متفرق کر دینا ہوں فرمایا اِذَا يَكْفِيْهِ هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ عَنْ سَيِّئِكَ
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دے گا حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۖ نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر والآخر العمل
 ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّ
 الْاُمَمِ وَالْاُمَمِ بکثرت درود شریف دہی شخص پڑھے گا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ احَبَّ شَيْئًا اَلَّذِيْ ذَكَرْنَا یعنی جو شخص

جس خیر کو محبوب رکھتا ہے ذکر اور سکاہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۱
 گردِ یمنی و بامنی نذرِ منی و گزندِ منی و بے منی و یمینی بوجہ تک آپ سے
 کامل محبت نہوایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو
 ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۲ ہر مرض کی دوا درود شریف و دافع ہر بلا
 درود شریف و آپکی شانِ خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۳ کیا کوئی
 جہنم کے سوا انکی حقیقت جانے و معرفت رکھتے ہیں جبریل امین تھوڑی سی
 ۴ گفتم روم بخواب کہ بلنیم حال دوست و بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد
 ۵ محمد سے صفت پوچھو خدا کی و خدا سے پوچھو لو شانِ محمد و محمد سرورِ خدا
 ہے کوئی رُفرا سکی کیا جانے و شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
 لکھ دینا کمالِ بخل ہے اور نازیبا لغت ہے اوس بد بخت پر جو نام پاک
 محمد کو چھ لکھتا ہے ایگزیرِ ناصحِ شنائی و چیرِ آثارِ نیک بختی میں
 ربِ جلیل و قناعتِ قلیل و چیرِ ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول و چیر سے خللاں
 ہے فقیر کی نفرت و زیر کی غفلت علم سے رغبت فقر کی صحبت
 سعادت ہے خلقِ ملیح و زبانِ فصیح نعمت ہے و چیرِ بد بختی کی نشانی میں
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا و چیرِ دلیلِ احمق میں
 عورتوں کی بات سننا سطون سے توقع رکھنا و چیرِ باعثِ روشنی دل میں
 ذکرِ خدا و کلامِ انبیا و چیرِ بہتر میں ماننا نصیحت بزرگوں کی اور قہر کرنا
 عذرِ خطا کا روکنا و چیرِ انسان کیلئے لازم میں طلبِ خوشنودی و الجلال

سعی معاشِ حلال ^{۱۲} و ^{۱۳} جو چیز علامتِ ایمان ہیں با پر صبر و لغا پر شکر و ^{۱۴} جو چیز غنیمتِ جانو
 جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ^{۱۵} و ^{۱۶} جو چیز دل کو اندھا
 بناتی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا ^{۱۷} و ^{۱۸} جو چیز باعثِ غیر اطمینانی ہیں
 خادم غیر متدین و مخدوم متکون ^{۱۹} و ^{۲۰} جو چیز نقصان میں نہیں ڈالتی گفتگو بے سنجیدہ
 و عمل پسندیدہ ^{۲۱} و ^{۲۲} جو چیز حماقت سے مشوب ہیں ستائش اپنی و اتباع بدیہ کی
 و ^{۲۳} جو چیز حاقط کو زیادہ کرتی ہیں صبح کے اول اٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا
 و ^{۲۴} جو چیز صداقت و دوستی میں ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی میں اور مشورہ
 دینا حیرانی میں ^{۲۵} دوست آن باشد کہ گیر دوستِ دوست پریشان حالی
 در ماندگی ^{۲۶} و ^{۲۷} جو چیز علامتِ نادانی ہیں قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا و ^{۲۸} جو چیز
 انسان کو نام آور کرتی ہیں ہوشیاری کام میں بُردباری عام میں ^{۲۹} و ^{۳۰} جو چیز
 فراست کی علامت ہیں دریافت کرنا انجام امور کا اور توقعاتِ لازم ^{۳۱}

دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق
 احادیث رسول سبحان ^{۲۲} دو چیز یعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اس کا دیدار
 بہترین ^{۲۵} دو چیز یعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہنچانے
 سے بہترین ^{۲۶} لاشریک لہ کا شریک ٹھہرا سنے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے
 سے بدترین ^{۲۷} علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے
 جس طرح بارش زمین خشک کو ^{۲۸} قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں کشتی بٹھنا
 کا لواحد سے ^{۲۹} دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
 دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ^{۳۱} طالب علم دین
 کی جنت ^{۳۲} طالب گناہ کی دوزخ ^{۳۳} نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش
 دنیا سے رغبت نہیں کرتا ^{۳۴} بضاعت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے
 خسارہ دین تصور ہے ^{۳۵} جس نے گناہ کیا اور ہستار ہا دوزخ میں روتا رہے گا

جسے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں نہ تارہیگا ^{۳۵} عارف کا مقصود خدا
 اور اسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے گناہ ^{۳۶} صغیر
 تو اتنے کبیر گناہ کبیرہ استغفار سے صغیر ہو جاتے ہیں ^{۳۷} خدا سے بدتر
 بہتر کوئی دوست نفسِ شریر سے بدتر کوئی دشمن نہیں ^{۳۸} جیسے دنیا میں
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں اسطرح انسان میں دل زبان تمام گناہوں ^{۳۹}
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے گناہ جو خوش نفس ^{۴۰}
 سے ہو جٹا جاتا ہے حبط لغزش آدم علی بنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ
 غور سے ہو بخشش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنة رباعی
 از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ڈور خیر رنج و درد بسمل نشوی ڈور غالی
 از حضور ہستی خدا ڈالے تنگ عدم زمرگ غافل نشوی ڈور ایغیر ز نضاح ^{۴۱}
 یمن خیر موجب مغرت ہیں بدھون کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ صبر
 قضاء الہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
 سربر آوردن سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی بیداری
 تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
 اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعویٰ عقلمند نہ کرے شجاعت سخاوت
 شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے ناز پڑھنا شب بیداری کرنا
 کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
 و اخلاص بے نفاق علامت بد بختی ہے دولت خواہش سے جوانی خصا۔
 زندگی دوسے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
 کی تحقیق ادھاعلم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تاہیک دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں ^{۱۲} دنیا کے
 نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے ^{۱۳} عقلمند
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
 کر نیکی کو شش کرتا ہے خود پسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ^{۱۴} بین
 ہمیشہ خوف الہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں جھٹ مارتا
 مد نظر رکھنا باعث نجات ہے ^{۱۵} زیادتی کلام و طعام و منام میں ہلاکی
 متصور ہے سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو ناز پر ^{۱۶} ٹھٹھنے
 میں مدارج کی ترقی ہے خواہ ^{۱۷} کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بد لاپاں ہے ^{۱۸} سردی میں وضو کرنا
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظارِ جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے ^{۱۹} اللہ
 کی یاد ادویا کی ملاقات حکما کے کلمات سے بچ دور ہوتا ہے ^{۲۰} جو ادب

نہیں رکھتا وہ علم نہیں رکھتا جو صبر نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا جو تقویٰ
 نہیں رکھتا اور کو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ قہار سے ڈرو
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا مفتی
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جس کا دل مانا ہو
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال
 وہی ہے جس نے دنیا کو اس کے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہو نیکی
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جہیں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دنوں سے
 بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے ^{۲۸} دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جہائی سے
 بہتر کوئی چیز نہیں ^{۲۹} اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
 جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاؤ خوشبو عباد
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں ^{۳۱} محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضا مندی ہو خود پسند گمراہ مال پر
 ہر وسوسہ کرنے والا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہاں ذلیل ہے ^{۳۲} بگڑے کو تواضع سے
 حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلہ لینا الامور میں ہے ^{۳۳} لڑکپن میں
 جوانی میں مستی بڑھاپے میں مستی انسان کا خاصہ ہے۔ ^{۳۴} فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ ^{۳۵} بکا کی تین قسم ہیں خوف عذاب خوف غضب
 خوف جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اور کاثرہ نجات دوسرا پاک
 کن عیب ہے اور کاثرہ بلندی درجات و نعمات تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
 اے شیفۂ بہار گلزارِ جہان ڈو غافل چہ نشستہ ز اسرارِ جہان ڈو اس بجز زمانہ ^{لکھنا}
 سیلاب ڈو ہر لحظہ ہمیں رسد دیوارِ جہان ایغیر نیرِ نصالِ رباعی ^{چاپ}
 مطمح نظر میں صورتِ بندگی سیرتِ افگندگی دلجوئی دوستان و نیکیوں با
 مردمان چار چیز یادتی دولت کی ہیں بدون سے نفاق نیکیوں سے
 اتفاق دوستوں سے تعلق دشمنوں سے مدارا چار چیز چار چیز کو یاد
 دلاتی ہیں بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نادرجا ^{می}
 بہجت کو چار چیز علامت صاحب دلی ہیں غصہ کے وقت خفا مراتب رکھنا
 ہر کسی کو کافر نہ کہنا کیسے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسا راز فاش نہ کرنا چار چیز
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکیوں
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز ^{کے}

چار دشمن ہیں مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت محبت کا قرض فان
 الْقَرْضُ مَقْرَضٌ الْمَحَبَّةُ چار چیزیں انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمنی
 قرض ہتیار پریشانی روزگار مجامعت بار بار چار چیزیں ہیں دشمنی
 عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی
 برباد ہوئے نشہ گریز آبِ بین و کین اشارتِ زہاں گزراں راباں
 از دست رفتہ میچ نیا میچ حال بخود اندکہ افغان کند و جا بہا درد
 چار چیزیں خلاصہ جمیع عبادات ہیں وفا کرنا عہد پر نگاہ بانی کرنا حد پر
 صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دیرا گہرا ہے
 کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجہ ملکا کرو کیونکہ گہا ہی ہے
 خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردوں کی خوب ہے
 مگر عورتوں کی خوب تر۔ انصاف ہر ایک کا نیک ہے۔ مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بڑھوں کی نیک ہے اگر جو انون کی نیک تر بخشش غنیوں کی
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ سوا آیت پڑھنے سے حق قرآن
 ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سو سے نماز فطر
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیرۃ
 طالمون کی خوشامد گناہوں کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
 اور خیرات نہ کرنا خون و رنج کا دعویٰ اور گناہوں سے نہ بچنا یہ محض
 جھوٹے دعوے ہیں پر ہیز گاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

۱۸ استغناعت میں راحت آزادی میں لذت صحت جسمانی میں رقت
 ۱۹ آسمان میں ہے خالق کی موافقت مخلوق کی ہی خواہی نفس کی محنت
 ۲۰ بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روے توریت
 تقدیر پر رضامندی وار کو انجیل شہوتوں کا تورنا وار کو زبور تنہائی و
 گوشہ نشینی۔ وار کو فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
 ۲۱ خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیاء میں
 حضرت سلیمان غلاموں میں حضرت یوسف بیارون میں حضرت ایوب
 فقر میں حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا دلیل و تطہیر فرمایا گیا
 ۲۲ تیند کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلطرط پر خواہشات کو
 ۲۳ جنت پر منحصر رکھو درو عبادت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ
 ۲۴ تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ ملک الموت^{۲۲}
 روح کو قبض و ثناء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب معتر^{۲۴} الہی
 کیلئے علم مسلمانوں کی بہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی۔^{۲۵}
 تنگی میں خشب تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے۔ پورا کرنا^{۱۹}
 وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر
 غرور نہ کرے۔ معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نہ ڈالے علم لایففع نہ پر^{۲۶}
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین^{۳۱}
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا جو کہ عورت نہیں رکھتا^{۳۲}
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برادرِ بہرنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں رکھتا
 قطعہ اسکندر و قیباد و جمشید پڑھتے دیکھتے ہزار امید پڑے بارِ غم آخرت سے
 آنکس کہ بفکر گاؤں و مرد و ایغریز نصائح خامشی علماء کی حقارت سے دین کا
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
 از دیارِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پسند
 نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
 اولاد مطیع والدین گناہوں سے توبہ کرنے والا نیک ہن زبان و فرج کی
 حفاظت کرنا حصولِ نعمت دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا مسقی کی علامت ہے

تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جو آئی کو بڑھاپے
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔ فقر کو راحت
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمر کو تکلیف
 نفس بے چینی دل چاہلوں سی اہل دنیا گرا فی حساب بستی درجہ نصیب ہے
 صحبت نیکان تلاوت قرآن خلوے شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
 تجلی وہ دل ہیں۔ قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی
 ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
 اسکے وعدوں پر پھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اسکی
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اسکے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو حثیت پر
 ذلت کو غرت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت
 ڈاکو و سچے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
 اویس کے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
 و لیکن یہاں کو کھلانے میں موجئی کی تیاری میں بالغہ کے نواح میں ادا قرضہ میں
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو خلوص
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہو نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
 رحمت خدا تعالیٰ سے ندامت نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو طامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت رحیم
 نا امید ہوا جس قدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر
 عذاب سہنے کی طاقت ہو اویس قدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبرین کفایت کرے جس قدر مدت
 بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اویس قدر عمل کرو سب محافظوں سے بہتر زیبا
 سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
 نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ اس کے
 وعدہ کی پکی عتاد خلائق سے کلی نفرت۔ اعمال میں خلوص ظلم پر عمل
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے۔ ہر وقت کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا۔ بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوعِ گناہ کے وقت
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات
 یوں مانگا کرو کہ الہی امیدوار نے فریب دیا۔ محبت دنیا نے ہلاک کیا
 شیطانِ بعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہم نشین
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فریادرسی کر اگر تو رحم و کرم
 نکریگا تو سوائے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
 در حضرتِ ما دوستی یک دلہ کن ڈھیرِ حیر کہ غیرِ ماست آنرا ملے کن بڑیک صبح

باخلاص بایر درین ڈگر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن ^۱ و زیر غم دست
 خیز شکر نیست ^۲ و این تیر نصیب ہر جگر نیست ^۳ و بد کے دہا آن حبیب عالی
 شیرین بود آنچہ تلخ دانی ^۴ ایغیر نر نصلح سدا سی کتاب اللہ میں
 افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا طبیعت مطہر
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
 حرام کو حلال ٹھہرائیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی ^۵
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے
 طرف موت قبر کے طرف اہلس لعین ترک دین کے طرف خدا غائب
 بخشش کے طرف بلاتا ہے ^۶ مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوت
 گہر میں - قرآن فاسق و فاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے پہنڈے میں عالم نصیحت

مائتوا قوم میں محض بیکار ہے جس نے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
 جس نے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسے خواہش کا کہا مانا اوس
 عقل گئی جس نے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جس نے بدن کا کہا مانا
 اوس سے جنت گئی جس نے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیاں گئیں
 مقبولیت عبادت میں اسم اعظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحب دل عام لوگوں میں
 موت زندگی میں پوشیدہ میں جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اس کی زندگی
 کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوس کو طلب کیا دنیا کو
 پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوس کی پیروی کی باطل کو پہچانا
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیل علم فہم ظرف علم
 عقل رہبر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
 تندرستی جسم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو لوگ تو بہ کی امید پر گناہ
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل میں اخلاص نہیں رکھتے رزق کھانے
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رضا مند نہیں ہوتے مردوں کو
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہیں
 حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو دغا بد اخلاق
 کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں نفس کو گناہوں سے مجتنب رکھنا
 دل میں خوشی کو غائب اور رنج و زحمت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس خیر کی طلب میں مشغول رکھنا جس کا عہد
 ازل میں کر چکا ہے بے فیکری اوس خیر سے رکھنا جس کا صنم خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت تو یہ کہ
 علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طعن دینا بغیر عبادت کے
 قرب الہی کی امید رکھنا و دوزخ کا تخم بوجہ بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ کا
 یہ کہ معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے متناسک رکھنا و حقیقت فریب حاکم ہے
 سب سے بہتر عقل خدا داد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ رشک
 (شیعہ) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعمال کا)
 یعنی گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (بخیر نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو
 یہ اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد اکہ غم زمانہ بس جان کا
 اول قدم لبوے دوزخ راہ ست و غافل مشین غم مخور شاو بزی و این
 معنی لا الہ الا اللہ ست ۵ بر سرِ خاکم گذر کردی صفا آوردہ و بے خبر

مگذر کہ ماہم جسم جانے و اشتیم بوز فریب باغ بان غافل مشوا عند لیب
 بیشتر ماہم درین باغ آشیانے و اشتیم ایغیر نزل صاحب سباعی بادشاہ
 عادل جوان صالح بخون خداتہائی مین رو نیوالا پخجوتہ مسجد کو جا کیا کشتن
 چھپا کر صد دینے والا بعد دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سائے عرش مایگا بہت ہے
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے
 تعجب خیر و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور ہنستا رہے
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

منعم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے غدا ب دوزخ سے
 خائف ہو اور گناہ کرے۔ وجود واجب الوجود بالیقین جاننے اور غیر اللہ
 کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے
 دنیا اوسکے لئے گھر ہے جسکو گھر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
 درپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
 عزت عقبی پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرگی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
 پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کر نیوالی کا دل سمندر سے راہ
 تو نگر ہے اعلیٰ کا فاعل و مفعول خلق لگائیوالا چوپایہ سے جماع کر نیوالا
 عورت کے دُبر سے مرکب ہو نیوالا ہمسایہ کو ستائیوالا ہمیشہ شراب کا

پتے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا
 رباعی گرزندہ ام آلودہ بہ افکار تم ہو ورمردہ همان بہشت و دوزخ و طغم ہو
 یارب بگو بذات پاکت سوکند ہو کردوش چگونہ بار بہستی فگنم ہو
 شنوی بستی دست پا و دل نشستی ہو کدورت ہا آب و گل نشستی ہو
 دل ازنا پاکی باطن چو پاک ست ہو اگرنا پاک شد دست چہ پاک ست ہو
 ایغیر نیرضیح ثمانی آنگہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نرے
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
 آگ لکڑی سے کبھو سیر نہیں ہو سکتے نماز بے خشوع حسین عاجزی، روزہ
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قراءت بے فکر جسکا اثر دل پر
 نہ پڑے علم بے عمل حسین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
 لوگوں کو نفع نہ پہنچے برادری بے مروت حسین باکدگیر محبت نہ ہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہ ہو دعا بے خلوص حبیبِ دل رجوع نہ ہو بیکارت
 باندی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی دستگیری
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگوں کی توقیر کرنا چاہئے
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب
 رضائے مولا عارف کے علامات ہیں شکرِ نعمت کیلئے مصیبت کیلئے
 حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت ہے
 کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
 لذتِ عبادت منہی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہنے سے

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نو چشم آدمی فروں شود
 از ہشت چیز ڈگر میر میشود با و نظر کن ہر زمان بجز بر زو بر مصحف و شیخ
 کبار و شاہِ عدل بجز خطِ خوب حسنِ خوب سبز و آبِ روان بجز رباعی
 نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ بجز قطع تعلقم بود حشمتِ جاہ بجز ترکِ اسباب
 بجز حجِ اسباب بجز دولتِ فقر مرگدا اگر دشاہ بجز الیغیر نصائحِ عامی
 غرورِ حسدِ حرصِ شکمِ سیریِ خوابِ آسائشِ جسمِ محبتِ مالِ شناسائی
 استحکیمِ دروغِ گوئیِ خطاؤں کی جڑ میں ٹٹاں کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
 محبتِ تندرستیِ جسمِ حفاظتِ فرشتگانِ نزولِ برکاتِ آثارِ نیکو کاری
 نرمیِ قلبِ گذرِ پلِ صراطِ نجاتِ دوزخِ ہمسائگیِ صالحینِ متصور ہے
 زمینِ زبانِ حال سے کہتی ہے کہ لے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھیہ ترقوت
 سے دوڑتا دُربے کام کرتا ہے وائے تیرے حال پر امیٹن سکس کو

ایسا ایک کیرپٹ میں تھکوتیرے ہی قرباؤنا سب تے مائل گرا دینگے
 جس طرح اب گناہ کر رہا ہے اندر غدا بھگتیگا جس طرح یہاں نہتا ہے
 وہاں روئیگا یہاں خوش ہے وہاں مغموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تھکوکیرپٹے کھائینگے
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں بیڑتا ہے اندر
 اندھیرے میں ٹپڑائیگا اوپر جاعتوں کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہاؤں میں
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی مٹھیہ دپٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ
 درین زمانہ مرد گردی دے اندر رہ حق صاحب درد گردی دے روزانہ شبانہ
 بگرو مردان میگردد و مرد گردی چو گرد مرد گردی ایغیر نیر نصائح عشاری
 مسواک کرنے میں دس فائدے متصور ہیں طہارت دہان رضا رحمان
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہوں کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندھا صغیر از یاد بصر قبولیت نازِ حُکوداً ماسچائی قناعت کے ساتھ
 صبرِ شکر کے ساتھ فقرِ زہد کے ساتھ فکرِ خلوصِ شکم کے ساتھ غمِ خو^{دا}
 کے ساتھ جہدِ بدنِ تواضع کے ساتھ ملامتِ مہربانی کے ساتھ محبتِ شمیم
 کے ساتھ علمِ نافعِ حلمِ برتر کے ساتھ ایمانِ عقلِ کامل کے ساتھ نصیب
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقلِ بغیر پر ہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
 مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تو نگری
 بغیر جود کے فقری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہادِ نفسِ بغیر
 توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آبِ خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ بتلا^{ئے}
 علم جیسے عمل کیا جائے اسے جو پسند نہ کیجائے متیار جو استعمال میں نہ لایا
 جائے مسجدِ حسین ناز نہ پڑھیں جائے مصحفِ حسین تلاوت نہ کیجائے مالِ حسین
 زکوٰۃ نہ کیجائے گھوڑا جیسے سواری نہ کیجائے۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر حسینِ نبیؑ آخرتِ ہیما نہ ہونا فہمیں علمِ اچھی میراث ہے ادب
 اچھا پیشہ ہے۔ تقویٰ اچھا گوشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق
 اچھا ہمیشہ ہے۔ علم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تو نگری ہے توفیق
 اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے ^{یا اولیٰ} فاعْتَبِرُوا
 جسے اوصیٰ صفات کو اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنا لیا حق تعالیٰ کے
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قہرِ خلق کے ساتھ انصافِ بزرگوں
 کے ساتھ خدمتِ خوردون کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالموں
 کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ جوابِ جاہلانِ باشندِ خموشی
 رباعی غم چند خوری ز کار آمدہ پیش یو رنجست نصیبِ مروم دور اندیش
 خوش باش جانِ تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم فضا نگر دو کم و بیش

اسی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
 خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تم کو توفیق نیک عطا کر گیا اور تمہارے
 نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کرو گے وہ فقیر کی روح کو
 پھونچا دیا جائے خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وارضاء
 وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کرنا
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
 جالِ حجابِ ملکہ کبجال ہے جو دنیوی اشغال اور اسکی محبت کے قیدِ دوام سے
 نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچاؤ گے پچاؤ گے ۛ ایک نکتہ بس استغور اللہ
 ورنہ چو چل پش کو رست ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این سخن
 من بہ تر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی متناسا تھ نہ
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علیٰ حمدہ بعد علیہ وعلیٰ عفوہ بعد قد رتبہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو س پہر بھی یہی
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال بد نظر رکھ کر اس کو اپنے
 لئے کارنامہ ہایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی دہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ دنیا تو انی کہ عقبی غری ڈو بخراجہ بن
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈو ہمہ خندان بدند
 تو گریان ڈو آسچنان نہی کہ بعد مردن تو ڈو ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
 این دنیا کا خانہ ات عقبی ہم ڈو ایجا حکم تو نافذ است آتجا ہم ڈو امر و نہی
 پردہ پوشی من کردی ڈو یارب ندری پردہ من فردا ہم ڈو جناب میرالمونین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اَنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی
 مَنْ قَالَ ۛ یعنی جو کہا گیا اس کو دیکھہ کون کہتا ہے اس کو نہ دیکھہ اگر فقیر

یہ تجربہ بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۛ تو نگرانی کمال
 پیش اہل کمال کو کہ مالِ بگورست بعد از ان اعمال کو من انچہ شرط بلا
 با تو میگویم کو تو خواہی از سختم بند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک ذریعہ
 دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکر مند ہوں
 ۛ ہمیشہ رلب فوارہ این سخن جاریست کو کہ ارج مردم دنیا دون
 نگوں ساریست کو بھلول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھ تک نہ چھوختی ۛ
 اعتبارے نیت قدسی طائر اقبال کو این کو نہ ہر زمان مشتاق با ہم دیگر است
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجود است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنْيَا زُورٌ وَلَا تَحْصِلُ
 إِلَّا بِالزُّورِ الدُّنْيَا جِفَةٌ وَطَالِبُوهَا كِلَابٌ ۝ بنیادل
 نہ بند دہر کہ مرد است و کہ دنیا سر سبز اندوہ و درد است و بربوبار بگورستان
 نظر کن و کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است و تیری بوفانی ضرب المثل ہے
 حدیث حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۝ تیرے نعل خواب خیال ہے
 وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ این جہان پاکس و فادای
 نکرد و داغ حسرت داد و غم خواری نکرد و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا
 پیدا کرنا ہے اسمین تنک نہیں کہ تو را با طے قامت و ثبات ہے استقامت
 ہے اسمین ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور
 ایک صی خیر بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

بیچ و ملال کا کوئی تیرا نہر جان سے خریدار ہے کوئی تجھ کو اکٹھا کر دھکا کر دھکتا
 نہیں تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھے طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
 تو خانہ محبت بیدادی ہے راند و جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز
 تلخی ہے مجبورہ شقیق بلخی ہے تو مایہ غفلت و بلامی ہے ملعونہ بانیہ یسٹامی ہے
 چھوڑی ہوئی تقیہ کی ہے لی ہوئی اشقیہ کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل بیت
 کو یہ آہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَقَىٰ تَجْهِيں
 تین قبائح میں محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حشر
 سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا بیچ است و کار دنیا ہمہ بیچ محمد بن محمد غزالی
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جع اسکے تلخ یہہ میں کھانے
 میں شہد پینے میں دودہ لباس میں رشم خوشبو میں مشک جاع میں عورت

انکی اصلیت یہ ہے کہ شہد کبھی کی تے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
 ہے ریشم کیڑے کی پچال مشک ایک خون کا تو تہڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
 میں پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پچال دودہ کا پیشاب
 ریشم کا کتبر خوشبوئی کا ناپائنداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بیہ
 تماند دل بستگی را شاید منہ دل پرین میرنا پائنداری ز سعدی ہمیں کی سخن
 یادوار کو مولانا چیت دنیا ہر چو خنطل ہے لہدی ظاہر ش خوب است و
 باطن لہدی و می نماید ظاہر ش گر رنگ لبو زہر دار دلیک اندر باطن او کو
 رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے تو جب تگ جئے جئے جب
 اجل آئی مر رہے تو رہ رو ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے تو دنیا وطن
 نہیں کھائے پرستے از ہر چہ ببردگی جدا خواہی شد کو زان کہہ نزدیک
 جدا باشی از کو در صورتِ وفا حیاتِ مستعار و دم ناپائندار باقی برآید

زیادہ اللہ معنا والسلام علی اہل بیت علیہم السلام
 کو ختم کرتا ہوں کہ الہی میں معصیت کرتا ہوں تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اندم گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن ابلیس شاد و فراد قیامت اگر تو
 عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندم گین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن شاد
 الہی وہ دو شادیاں اپنے دشمن ابلیس کے۔ اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی
 علیہ وآلہ وسلم کو ندے آخر میں غور کیا اہل شرم سار نہ کر باعی روز کیہ بود
 اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاَنْدَمَ کہ بود اِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ وَاَنْدَمَ من دامن تو
 بگیرم اندر عرصات و گویم صنایا بآئی ذنب قُتِلَتْ رباعی ہر شبہ ام
 تبہ بیا مرز مراؤ شد رو دلم سیہ بیا مرز مراؤ درد اکہ بجز گنہ نکردم کارے
 بخشند ہر گنہ بیا مرز مراؤ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند و قسمی بمن
 رند پریشان بخشند و گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند و در بد با شتم مرا بدیشان شمرند

يَلُوحُ الْخَطُّ فِي الْقُرْطَاسِ هُرّاً وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التَّرَابِ هـ
 نوشته باندسیا بهر سفید تر نویسنده را نیست فرو امید و هر که بنید و عا طمع
 ز آنکه من بنده گنهگارم و حافظ و طیفه تو دعا گفتن است و بس و در بند
 این مباش که نشنید یا شنید **اللَّهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَحْمَكَ** و اقْطَعْ
رَجَائِي عَنْ سِوَاكَ حَتَّى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ **اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي**
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ حُبُّكَ وَحُبَّ عَمَلِ قَرِيبِي إِلَى احْبَابِكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى
خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ حَتْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ تحریر فی التایخ ۵ اشعبار المنظم سید محمد بنوری صلی الله علیه و آله وسلم

راستم آثم پیر و عاگو

محمد عبد الغزیز

عفی عنه و احسن الله احواله و عاقبتهم آمین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علالت پر ملالت میں وصا یا خوب تر سے تم کو خبر دے
 کر نیکام موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغفمت سے تصور کیا ۱۳۲۶
 قصہ شہرت نبود جامی را تو کین ہمہ نظم آبدار نوشت و بہر اجاب بر صحیفہ ہفت
 نکتہ چند یادگار نوشت و پہلے توفیق جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
 ۱۵ دماغ ایسا نقابست سے ہے لزران و بسان سیا آب گردان
 غشا و جلر و اعصاب رگ و پے و ہر اک جنجال بدین مبتلا ہے و کس
 کچھ نہ طاقت ہے نہ قوت و مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
 پیرو مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خوردہ
 اثرے دار و تمھارے خاطر قیدِ قلم کیا جو کوئی دوست محب عیاد
 آتا اسکے طبع پر مجبور کرنا ہے چونکہ غریزہ الاخلاق فی نصح الافاق

اسم یا مٹھی کے صدمانے غنائے کرم کے لئے دہرے ہیں حالانکہ حضرت
 پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
 طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ غزنیر الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
 قلب منور ہو جاتا ہے بدعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی
 ہے دیگر بیچ افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
 لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اسمیں کوئی ایسی
 بات نہیں ہے، لیکن **۵** ایک ہندواری ہنقا و عیب کو دوست نہ میند
 بجز آن یک ہنریو اسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
 نہ انکار میکنم نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ قہر
 تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا۔

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان
 بلند اقبال الموسوم غریز الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
 دیکھانی الواقع اسم بامستی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
 ہر نصیحت اسکی موتیوں میں تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
 جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال اکابرین
 دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
 اُردو ہونیکلی جہ سے کم عمر لڑکے اور ستورات بھی اس سے استفادہ ہو سکتے
 ہندو یون کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح
 کے فوائد متصور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
 احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانہ تاکہ ایک طوفان نادلون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
 دینگا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ نادلون میں ہوتی ہے وہ پسند
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ نفع معلوم
 ہوتی ہے لیکن بال اندیش اور عاقبت میں ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتابیں بگڑے ہوئے لوگوں
 کو راہ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جب قدر زیادہ ضرورت
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے
 نزدیک اسکا اک اک نسخہ رہنا اس طرح ضرور ہے جس طرح کہ وہ بائی امراض
 و فعیہ کیلئے پیش از پیش دوائیں رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور
 مذہبی شوق اور راسخ الاعتقاد سی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحجر نہو اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
 ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین دنیا و دلوں جہان میں
 خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ نہیب اسلام میں کسی
 اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری
 اس میں کونٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائیں گے
 کہ بیشک یہ (تواریخ غریریہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
 کے تقسیم کے لئے نیاز مند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمایا گیا جو کچھ قیمت ہوگی
 گذران دی جائیگی جزا کما للہ احسن الخ ^{۲۶} فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم ربو
 میں بھی اسکے طبع و شہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع علم
 پیروم مرشد مہذبہ تم اسکو طبع و شہر کرنا ^{۲۷} صبح پیری امید ماخوذ ہے ہمشیر
 خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شوید و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین تمت بالیوم والایاتہ



تقریظ سر ایتنور سالک مسالک طریقت ہادی مراحل شریعت
 خلاصہ دودمان مصطفوی چراغ شبستان بزم مرتضوی سارب مسار
 وحدۃ الوجود شارب مشارب شہود عاریج معارج ایقان دارج مارج
 عرفان پیر جوان سیدی سندی مرجعی حافظ حاجی داعظ حضرت سید
 عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین
 پروردگار کاتیر محمد اس طرح مجھے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
 اور لغت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی بن
 وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و منظور کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا
 ۱۰ گرچہ صدمہ درد و رست ز پیش نظر مژدہ و جھہ فی نظری کل
 غداۃ و عشتیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ وعلیٰ

وَاٰرِثٌ حَالِهٖ سَيِّدِى سُلْطٰنِ الْاَوْلِيَاءِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس سالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ عج
 و شاذ لکھوں۔ لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال آئی
 صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرضِ درو گردان ہو اور یہ
 محوِ جمالِ ذوالجلال ہو سبجانِ اللہ لڑکوں کو وصیتِ اسطرح کی کہ انھیں
 محبتِ الہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علومِ معرفت سے
 بھر دیا یہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
 نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے
 ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ دہشت تک اُن کے کام آئے
 خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
 کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کا ان اللہ۔

از عالم با عمل جناب لوی بوالمظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى وعلى آله

اهل الصدق والصفا اما بعد محجکوار کتاب کے مطالعہ کا

شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ)
۱۳ ۲۶

طریقیت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانوں

کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار و صایا)
۱۳ ۲۶

اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین میں نیک نام فقط

قطع تاریخ

Checked
1987

طبغرا و جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد الغفرین رسالہ چون رقم زد و غرنیز البیدایا

سال نیکوچہ نوشت احمد لکشا خوب ناد و صایا
۱۳ ۲۶